

اعلیٰ ترین منزل کا میدان اور فخریٰ خودی کا آستان  
ماہنامہ  
اسلام آباد  
ستمبر 2021ء

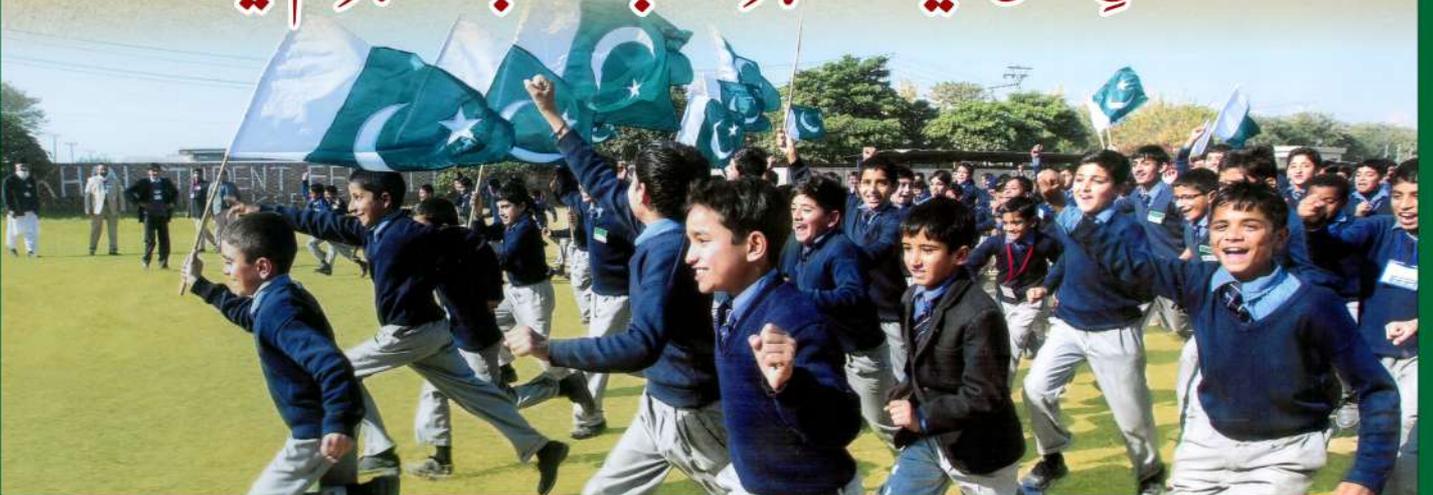
6 ستمبر  
یوم دفاع پاکستان



سلطانہ فاؤنڈیشن  
نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا مضبوط قلعہ



تربیت، تعلیم، ترقی۔ ہمارے ہتھیار  
دفاع وطن کیلئے 6 ہزار طلبہ و طالبات ہر دم تیار



## پرائز ڈسٹریبیوشن - تصویری جھلکیاں

سلطانہ فاؤنڈیشن گریلز ہائی سکول و بوائز ہائی سکول کے پوزیشن ہولڈر بچوں کو ڈائریکٹوریٹ آف سکولز کی جانب سے سرٹیفکیٹ اور کیش پرائز دیئے گئے۔ اس سلسلہ میں ایک تقریب اسلام آباد ماڈل کالج فار گرلز F7-4 میں منعقد ہوئی۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کی جانب سے محترمہ غزالہ سرور (پرنسپل) اور ٹیچرز نے شرکت کی۔ ڈائریکٹر جنرل پروفیسر ڈاکٹر اکرام علی ملک نے پوزیشن ہولڈر سٹوڈنٹس میں شیلڈز تقسیم کیں۔



ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناحؒ

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ج INNAH  
11th  
SEPTEMBER

"A MESSAGE TO YOU ALL IS OF  
HOPE , COURAGE  
AND  
CONFIDENCE"

11 ستمبر یومِ وفات

قائدِ اعظم

DEATH ANNIVERSARY  
1876-1948



”آج میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ پاک قوم اور پاک فوج مل کر اندرونی دشمنوں کے عزائم خاک میں ملا دیں گے۔ مستقل طور پر مینجمنٹ پاک  
افغان سرحد کو واضح کر دے گی اور کوئی بھی غیر دستاویزی آمدورفت ختم کر دے گی۔ اندرونی دشمن جو بیرونی ایجنڈے پر کام کرتے ہیں اور وطن عزیز کی  
مغربی سرحدوں سے متعلق بے یقینی اور کنفیوژن پھیلانا چاہتے ہیں، ان کے عزائم بھی خاک میں مل جائیں گے۔“ (ڈاکٹر نعیم غنی۔ ستمبر 2017)

گزشتہ 21 برس سے تعلیم و تربیت اور فکری میدان میں شائع ہونے والا میگزین

# ماہنامہ امید

جلد نمبر 21 | ستمبر 2021ء | شمارہ نمبر 6



صائمہ سلیم پاکستان کی قابل فخر بیٹی جس نے نابینا ہونے کے باوجود اقوام متحدہ میں پاکستانی موقف کا شاندار دفاع کیا اور ہندوستانی بیانیے کے پر نچے اڑادیے۔ ان کی فیملی میں تین بہن بھائی بصارت سے محروم ہیں، ایک بھائی یوسف سلیم نج ہیں، ایک بہن پروفیسر اور یہ خود فارن سروس میں ہیں۔ صائمہ سلیم اور یوسف سلیم کو یہ ملازمتیں اعلیٰ عدالتی حکم سے ملی تھیں۔

فاؤنڈر ایڈیٹر	:	ڈاکٹر نعیم غنی
چیف ایڈیٹر	:	حسن نعیم
ایڈیٹر	:	بیگ راج
ڈپٹی ایڈیٹر	:	رفعت رشید
اسٹنٹ ایڈیٹر	:	نورین بی بی
ترجمہ و تلخیص	:	ندیم احمد لطیف
گرافک ڈیزائنر	:	نعمان پرویز
ایڈمن و کیمبرہ مین	:	ناسک نذیر

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ

محترمہ غزالہ سرور

محمد پرویز جگوال | قیصر ریاض | ریحانہ اکبر

میاں محمد جاوید	:	ایڈوائزرز
ڈاکٹر انعام الرحمن	:	(سابق چیئر مین پیرا)
سلیمان تسنیم	:	(اسکالر)
	:	مینجمنٹ ٹرینر

## اصلاح فکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

پراجیکٹس

سلطان فاؤنڈیشن | نعیم غنی سنٹر | ہیلتھ کیئر سروسز

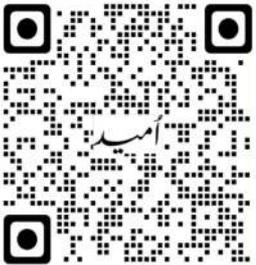
ٹرسٹ ممبران

انجینئر عزیز غنی (چیئر مین)	*	انجینئر خالد محمود اختر
ڈاکٹر تسنیم غنی	*	انجینئر رفیق منہاس
ڈاکٹر ندیم نعیم	*	عبدالعزیز سڈل
حسن نعیم	*	پروفیسر اے ڈی خان

\* مسز صدیقہ نعیم

اس شمارے میں

اداریہ	ایڈیٹر	03
آرمی چیف کا خطاب	ذرائع آئی ایس پی آر	05
6 ستمبر یوم دفاع	محمد پرویز جگوال	09
JF-17 تھنڈر	ڈیکر رپورٹ	12
پاکستان کی دفاعی طاقت	اولیس اکبر	15
قائد اعظم اور نوجوان	عابد ضمیر ہاشمی	16
قائد اعظم کے روشن افکار	ڈاکٹر محمود الرحمن	20
امید رائیٹرز کلب	ممبران کی تحریریں	23
فاؤنڈیشن راولڈناپ	رپورٹ محمد پرویز جگوال	30
خلائی سیاحت	رپورٹ بی بی سی اردو	38
ورلڈ چیمپین شپ	ترجمہ: ندیم احمد لطیف	40
سپیشل چلڈرن سکول	رپورٹ	42
بزم نونہال	اہتمام رفعت رشید	44
انجیل برائے عطیات	ڈاکٹر تسنیم غنی	48



خط و کتابت: ماہنامہ امید، نعیم غنی سنٹر، سلطان فاؤنڈیشن کمپلیکس  
فرش ٹاؤن، لہنڑا روڈ، اسلام آباد

فون: 051-2618201-6  
P.O Box: 2700, Islamabad  
Umeed@sultanafoundation.org  
www.sultanafoundation.org

قیمت: 50 روپے

اصلاح فکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت نعیم غنی سنٹر ہیلتھ کیئر سروسز، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "امید" سلطان فاؤنڈیشن کمپلیکس، فرش ٹاؤن، لہنڑا روڈ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر



## دفاع وطن کے نظریاتی محافظ

اداریہ

تعلیمی ادارے ہی کسی ملک کے دفاع کے نظریاتی مورچے ہوتے ہیں۔ کسی قوم کا قومی زندگی کے بارے میں نظریہ کیا ہوگا، سفر کیسے طے کرنا ہے، منزل کیا ہے اور منزل تک پہنچنے کا راستہ کیا ہے، شہریوں کی ذمہ داریاں کیا ہوں گی، فرائض اور حقوق کیا ہوں گے، ریاست اور عوام کے درمیان عمرانی معاہدہ کیا ہے۔ ملکی آئین کیا ہے اور قانون پر عملدرآمد کے سماجی فوائد کیا ہیں۔ انصاف کے تقاضے کیا ہیں اور معاشی ناہمواری کیا اضطراب پیدا کر سکتی ہے۔ یہ سب کچھ تعلیمی اداروں کے اندر ہی پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔

پاکستان میں اڑھائی سے تین کروڑ بچے تو ویسے ہی سکولوں سے باہر ہیں اور جو بچے سکولوں یا مدرسوں میں جاتے ہیں ان کی تعمیری خطوط پر تربیت ہی نہیں ہو پارہی۔ ہم ایک طرف مدرسوں کی تعلیم دے رہے ہیں، دوسری طرف سکولوں میں مروجہ دنیاوی تعلیم کا نظام چل رہا ہے۔ سکول والا مدرسے سے نا آشنا ہے تو مدرسے والے کا سکول والے سے کوئی سماجی تعلق نہیں۔ جو بچے مدرسوں میں زیر تعلیم ہیں وہ بھی فرقہ پرستانہ خیالات کے اسیر ہیں اور جو سکولوں سے نکل رہے ہیں وہ امیر، غریب اور اردو انگریزی کی تقسیم کا شکار ہیں۔ سچ یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں سے نکلنے والے نوجوان ذہنی طور پر الجھے ہوئے ہیں۔ منتشر الخیال نسلیں پروان چڑھ رہی ہیں۔

حکومت نے کوشش کی ہے کہ سکولوں کے اندر یکساں نظام تعلیم رائج ہو جائے۔ اچھی کوشش ہے۔ پانچویں تک نصاب بھی ترتیب دیا گیا ہے اور نافذ بھی ہو گیا ہے۔ لیکن اردو انگریزی میڈیم کا نہ حل ہونے والا مسئلہ حائل ہے۔ دیکھنا ہوگا کہ اس نصاب کا نفاذ کب تک جاری رہتا ہے۔

مدرسہ اصلاحات کا بھی بہت چرچا کیا گیا ہے لیکن نتیجہ اختلافات کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔ ہمارے سیاسی اختلافات کسی اچھے کام کو بھی مشکوک اور سازش بنا دیتے ہیں۔ دفاع وطن قوم کی اجتماعی طاقت سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ اس کے لیے اجتماعی شعور کو بلند سطح تک لانا ہدف ہونا چاہیے۔ اگر تعلیمی اداروں کے اہداف مختلف ہوں گے تو شعوری بالیدگی بھی مختلف بلکہ متضاد سمتوں میں اثر دکھائے گی۔

بعض تعلیمی ادارے اس قومی چیلنج کو بڑی سمجھداری سے حل کر رہے ہیں۔ وہ ایک طرف نصاب کے تقاضے بھی نبھا رہے ہیں دوسری

طرف ذمہ دارانہ حُب الوطنی کو بھی فروغ دے رہے ہیں۔

سلطانہ فاؤنڈیشن "اصلاح فکر ٹرسٹ" کا ایک تربیتی و تعلیمی پراجیکٹ ہے۔ ٹرسٹ کا مقصد اسلام آباد کے غیر ترقی یافتہ اور پسماند علاقوں کے بچوں کیلئے بہترین ایجوکیشن کے حصول کو ممکن بنانا تھا۔ اللہ کے فضل اور مخیر خواتین و حضرات کے تعاون سے کئی ہزار طلباء و طالبات فاؤنڈیشن کے تعلیمی اداروں سے فارغ ہو کر اپنے، اپنے علاقے اور معاشرے میں معاشی بہتری لاکھتے ہیں۔ علاقے میں ہمہ تن معاشی، تعلیمی اور سماجی سرگرمیوں کو پروان چڑھانے میں سلطانہ فاؤنڈیشن کا نہ ختم ہونے والا خاموش کردار صدقہ جاریہ کے طور پر اثر دکھارہا ہے۔

بانی اصلاح فکر ٹرسٹ و سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر نعیم غنی اور پاکستانی سوچ کے حامل ان کے پختہ عزم ساتھیوں نے آغاز ہی سے سلطانہ فاؤنڈیشن کو محض تعلیمی ادارہ بنانے کی بجائے تربیتی ادارہ بھی بنایا۔ لہذا فاؤنڈیشن کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو پاکستان، پاک فوج، بانیان پاکستان کے بارے میں مکمل یکسوئی ہے اور وہ بطور پاکستانی اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ بھی ہیں۔ وہ معاشرے میں ایسے زندہ کردار ہیں جو اپنی معاش کیساتھ اپنے ملک و ملت کے سپاہی بھی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے جس اعتماد، سوچ اور حب الوطنی کی سٹاف اور سٹوڈنٹس کے ذہنوں میں 27 برس تک آبیاری کی اس سے یہ عظیم تربیتی و تعلیمی ادارہ دفاع وطن کا بڑا قلعہ بن چکا ہے۔ یہاں ذہنی الجھاؤ نہیں سلجھاؤ کا کلچر ہے، یہاں محنت اور ایمانداری کا درس عام جاری رہتا ہے۔ یہاں اسلامی اقدار کی پاسداری ہوتی ہے۔ یہاں حب الوطنی کے چراغ مدھم نہیں ہوتے۔

آرمی چیف نے 6 ستمبر کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے درست نشاندہی کی تھی کہ ملکی دفاع اس وقت تک ممکن نہیں جب تک قوم اپنی فوج کیساتھ پوری طرح کھڑی نہ ہو۔ اس مقصد کیلئے ہماری قومی نرسریوں میں ایسے ذہنوں کی آبیاری ضروری ہے جو دشمن کے کسی پراپیگنڈا کا شکار نہ ہونے پائیں۔ کسی ہائبرڈ وار کا حصہ نہ بنیں۔

الحمد للہ سلطانہ فاؤنڈیشن آج بھی تعمیر معاشرہ بذریعہ تعمیر افراد کے مشن کیساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور دفاع وطن کے تقاضوں کے

ایڈیٹر: بیگ راج

مطابق سچے، ذمہ دار، ایماندار، اور محنتی پاکستانی اور نظریاتی محافظ پیدا کر رہی ہے۔

## دشمن ہمیں ہر محاذ پر تیار پائے گا، آرمی چیف کا 6 ستمبر کی تقریب سے خطاب ذرائع۔ آئی ایس پی آر

آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ نے کہا کہ اگر کوئی دشمن ہمیں آزمانا چاہتا ہے تو وہ ہر لمحہ اور ہر محاذ پر ہمیں تیار پائے گا۔ جنرل ہیڈ کوارٹر (جی ایچ کیو) راولپنڈی میں یوم دفاع کی مرکزی تقریب سے خطاب میں آرمی چیف نے کہا کہ افواج پاکستان کسی قسم کے

اندرونی و بیرونی خطرات، روایتی و غیر روایتی جنگ، ظاہری اور پوشیدہ دشمنوں سے لڑنے کے لیے تمام صلاحیتوں سے لیس ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارا شمار دنیا کی بہترین افواج میں ہوتا ہے، ہم نے ہر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تمام اندرونی و بیرونی سازشوں کو ناکام بنایا۔

جنرل قمر جاوید باجوہ نے مزید کہا کہ سب سے بڑھ کر دفاعی قوت میں خود انحصاری حاصل کر کے ملک کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنایا۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پاک فوج اور قوم کا رشتہ وہ مضبوط ڈھال ہے، جس نے پاکستان کے خلاف دشمن کی تمام چالوں اور ہتھکنڈوں کو ہمیشہ ناکام بنایا ہے۔ آرمی چیف نے یہ بھی کہا کہ ہماری وطن سے محبت تمام ذاتی، گروہی، لسانی، نسلی

اور تعصبات سے بالاتر ہے، پاکستان کی حفاظت، ترقی اور امن کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی قربانی سے آزادی کی شمع جلائی، جسے ابتدا سے کڑے امتحانوں کا سامنا کرنا پڑا، بلاشبہ دفاع وطن ایک مقدس فریضہ ہے، اس عظیم ملک کی سلامتی اور امن ہمیں ہر حال میں عزیز ہے۔ جنرل قمر جاوید باجوہ نے کہا کہ ہمارے شہدا کی قربانیاں وطن سے محبت کے اسی جذبے کا اظہار ہیں جو ہمارے دلوں کو بھی جذبہ شہادت سے سرشار رکھتی ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ میں شہدا کے ورثا کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے پیاروں کی قربانیاں نہ کبھی فراموش ہوں گی اور نہ رائیگاں جائیں گی۔



آرمی چیف نے کہا کہ 1948 ہو یا ستمبر 1965 کی جنگ، یا 1971 کی لڑائی، معرکہ کارگل ہو یا دہشت گردی کے خلاف طویل صبر آزمائی جنگ، ہر آزمائش میں افواج پاکستان نے ثابت کیا کہ ہم ہر حالت میں اپنے ملک کا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کی تقریب کا مقصد اسی عہد کی تجدید ہے کہ ہم اپنے شہیدوں کو کبھی نہیں بھولے اور ان کے ورثا کی نگہبانی ہماری ذمہ داری ہے۔ جنرل قمر جاوید باجوہ نے کہا کہ فوج کی کامیابی بڑی حد تک عوام کی حمایت پر منحصر ہے، اس کے بغیر کوئی بھی فوج ریت کی دیوار

ثابت ہوتی ہے، ہم نے یہ ہمسایہ ملک میں دیکھ لیا۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہمیں اس حقیقت کو بھی مد نظر رکھنا ہوگا کہ موجودہ دور میں جنگ کی نوعیت بدل گئی ہے، اب براہ راست حملے کے بجائے کسی قوم کی سبکدوشی اور نظریاتی سرحدوں کو کمزور کرنے اور اس کے مختلف طبقات میں انتشار پھیلانے، شہریوں کے حوصلے پست کرنے جیسے حربوں کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کیا جاتا ہے۔ آرمی چیف نے کہا کہ ہمارے دشمن بھی غیر روایتی ہتھکنڈوں، جیسے پروپیگنڈا اور ڈس انفارمیشن کے



## 6 SEPTEMBER PAKISTAN DEFENCE DAY

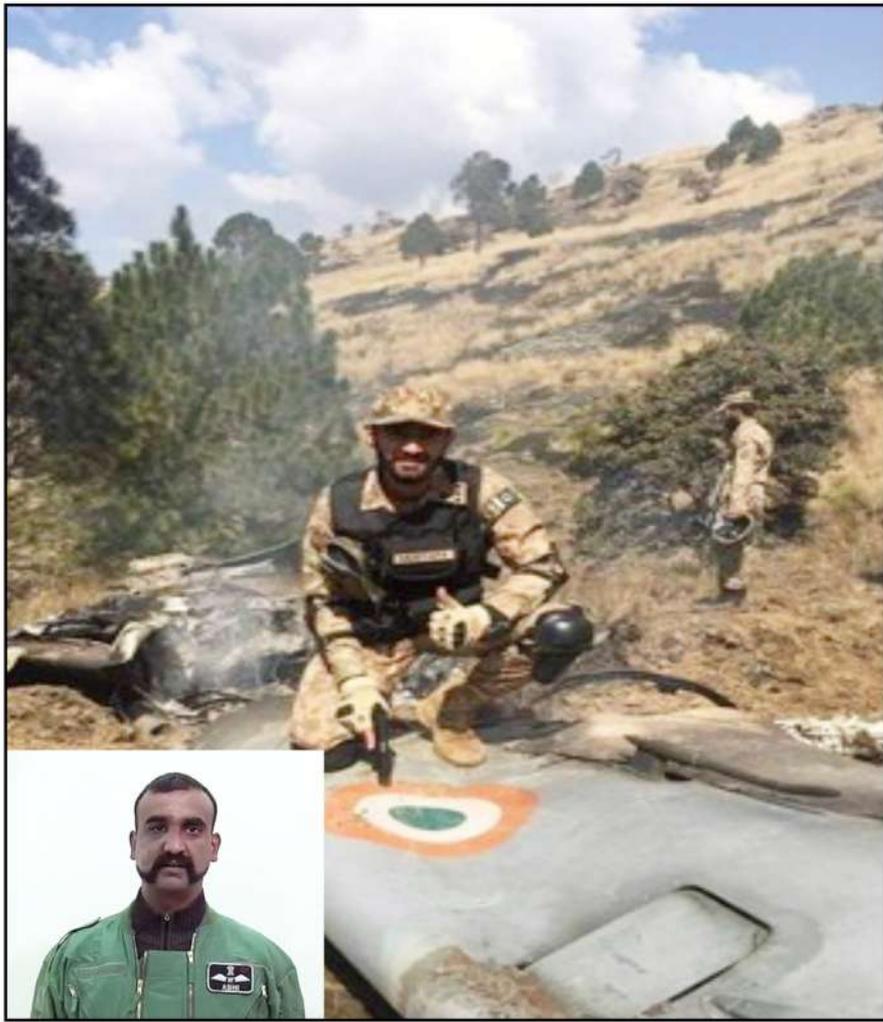


Salute to the Heroes of our Nation

ہر پاکستانی اپنی فوج کے دفاع پر نخر کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے  
کہ پاک فوج ہر محاذ پر سرخرو ہے

ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیرونی دشمنوں کے تمام حربوں اور چالوں سے ہم آگاہ ہیں مگر ہمیں اندرونی انتشار پھیلانے والے کچھ عناصر کے ساتھ سختی سے نمٹنا ہوگا۔ جنرل قمر جاوید باجوہ نے یہ بھی کہا کہ کچھ لوگ ملک دشمن عناصر کے ہاتھ میں استعمال ہو رہے ہیں، جن کا مقصد پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا اور ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ اس ارض پاک پر کسی پُر تشدد رویے، یا انتہا پسندی کی اب مزید کوئی گنجائش نہیں، طاقت کا استعمال صرف اور صرف ریاست کا اختیار ہے، کسی فرد، یا گروہ کو اسلحے کی نمائش اور استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔ آرمی چیف نے کہا کہ کسی شخص کو یا گروہ کو علاقائیت، لسانیت، نظریے اور مذہب کی بنیاد پر ریاست کو بلیک میل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں پاکستان کی مضبوطی اور بقا ہے، اسے مزید مستحکم کرنے کے لیے ہم سب کو آئین کی پاسداری، انصاف، برداشت اور بردباری کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا

ہوگا۔ جنرل قمر جاوید باجوہ نے کہا کہ تنقید برائے تنقید، نفرت اور عدم برداشت جیسے رویوں کی حوصلہ شکنی کرنا ہوگی، عوام کی ترقی، خوشحالی اور علاقائی تعاون کے فروغ کے لیے جیوا کنا مک ترجیحات، خطے کے اشتراک اور جدید ٹیکنالوجی کے حصول پر کام کرنا ہوگا۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہم خطے کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں، ہم افغانستان کے عوام کی سلامتی اور ترقی کے لیے خواہشمند ہیں، توقع رکھتے ہیں کہ اقوام متحدہ سمیت خطے اور دنیا کی بڑی طاقتیں افغانستان میں پائیدار امن کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کریں گی۔ آرمی چیف نے



کہا کہ ہم جنگ کی تباہ کاریوں، اس سے پیدا نتائج اور افغان بھائیوں کی مشکلات اور دکھ درد سے آگاہ ہیں، اسے محسوس بھی کر سکتے ہیں، پاکستانی قوم آج بھی افغان بھائیوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ افغان لیڈر شپ تمام معاملات افہام و تفہیم کے ذریعے طے کرتے ہوئے افغان عوام کو امن و امان اور خوشحالی سے ہمکنار کرے۔ جنرل قمر جاوید باجوہ نے کہا کہ ہم یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ افغانستان میں ایک مستحکم اور تمام فریقین کی نمائندہ حکومت قائم ہو، خواتین کے حقوق کا

احترام کیا جائے، افغان سرزمین کسی بھی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہ ہو۔ اُن کا کہنا تھا کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کے درمیان کشمیر کا مسئلہ کلیدی حیثیت رکھتا ہے، ہم کشمیر کے بارے میں ہندوستان کے 5 اگست 2019 کے یکطرفہ اور غیر قانونی اقدامات کو رد کرتے ہیں، یہ تمام بین الاقوامی اصولوں کے منافی ہے۔ آرمی چیف نے مزید کہا کہ ہم کشمیری عوام کے جذبہ حریت، شہیدوں کی قربانیوں اور خاص طور پر سید علی گیلانی کی طویل اور عظیم جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہر سطح پر اپنے کشمیری بھائیوں کی، سیاسی سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھیں گے۔

## یوم دفاع و شہداء کی مرکزی تقریب جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی میں ہوئی

تقریب میں شہداء کے لواحقین، غازیوں، حاضر سروس و ریٹائرڈ عسکری حکام اور جوانوں نے شرکت کی۔ صدر ڈاکٹر عارف علوی اور وفاقی کابینہ کے ارکان تقریب میں موجود تھے۔ چیئر مین سینٹ صادق سنجرائی، وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی، وزیر داخلہ شیخ رشید



احمد، وزیر اطلاعات چوہدری فواد حسین، وزیر مملکت فرخ حبیب، قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف شہباز شریف، چیئر مین جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی اور تینوں مسلح افواج کے سربراہان، مسلح افواج کے ترجمان میجر جنرل بابر افتخار بھی تقریب میں موجود تھے۔ جی ایچ کیو میں مرکزی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور شہیدوں اور غازیوں کو خراج پیش کرتے ہوئے ترانے پیش کیے گئے۔ 'ہمارے شہدا ہمارا فخر، غازیوں اور شہیدوں سے تعلق رکھنے والے تمام رشتہ داروں کو سلام' کے موضوع سے رواں برس یوم دفاع منایا جا رہا ہے۔ تقریب کے دوران پاک فوج کی جانب سے کارگل سمیت مختلف

محاذوں میں دی جانے والی قربانیوں پر مشتمل ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔ مشہور گلوکار عاطف اسلم سمیت دیگر نے قومی ترانے پیش کیے۔ تقریب میں "اے زمین وطن مادر مہربان" ملی نغمے پر حاضرین نے بھرپور داد دی۔ دشمن کے عزائم خاک میں ملانے والے شہداء غازیوں اور ان سے جڑے تمام رشتوں کو قوم کا سلام، وطن پر جان نچھاور کرنے والے شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ قبل ازیں ملک بھر میں یوم دفاع کے سلسلے میں مختلف تقاریب منعقد ہوئیں اور شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں دن کا آغاز 31 جبکہ صوبائی دارالحکومتوں میں 1، 2، 1 توپوں کی سلامی سے ہوا۔ کراچی میں بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار پر گارڈ کی تبدیلی کی پروقار تقریب منعقد ہوئی، جس میں پاکستان ایئر فورس اکیڈمی کے چاق و چوبند کیدٹس نے مزار قائد پر گارڈ کے فرائض سنبھالے۔ نیول ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد میں یادگار شہدا پر پروقار تقریب منعقد ہوئی، ملک کے استحکام اور شہداء کے درجات کی بلندی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ چیف آف نیوزل اسٹاف ایڈمرل امجد خان نیازی نے یادگار پر پھول رکھے اور شہداء کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔

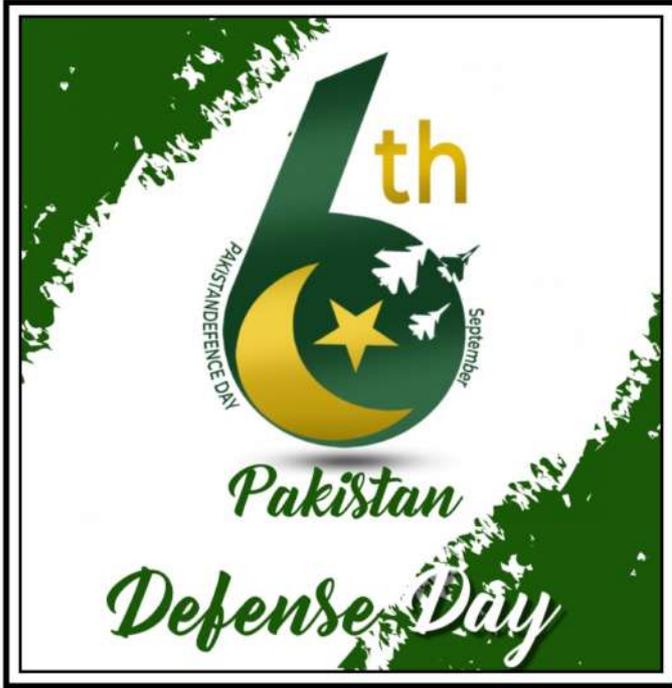


## 6 ستمبر یوم دفاع وطن سے تجدید عہد وفا کا دن

محمد پرویز جگوال، ریسرچ سیکالر NGC

ہر سال 6 ستمبر کو یوم دفاع پاکستانی فوج کے اس عظیم کارنامے کی یاد تازہ کرنے کے لیے منایا جاتا ہے جب ستمبر 1965ء کی ایک اندھیری رات میں ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر دیا، لیکن پاکستان کی بہادر اور جری فوج نے دشمن کے چھٹکے چھڑا دیئے۔ سترہ روز جاری رہنے والی اس جنگ میں ہندوستان کا جنگی جنون خاک میں مل گیا اور اس نے اقوام متحدہ میں گڑگڑا کر فوری طور پر جنگ بندی کی درخواست پیش کی۔

یوم دفاع پاکستان وہ دن ہے، جب پوری قوم پاک فوج کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتی ہے کہ وہ ہر لمحہ پاک



فوج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ شہداء اور ان کے لواحقین قوم کے ہیرو اور سرمایہ ہیں اور زندہ قومیں کبھی اپنے شہداء کو نہیں بھولتیں۔ اس دن محبت وطن پاکستانی شہری اپنی مسلح افواج کے ساتھ یکجہتی کا بے مثال مظاہرہ کرتے ہیں۔ ستمبر 1965ء کی جنگ پاکستانی قوم اور مسلح افواج کی مشترکہ جدوجہد تھی جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام کرتی رہے گی۔ اس تاریخی دن کے ساتھ ایسی یادیں اور نقوش وابستہ ہو چکے ہیں جنہیں زمانے کی گرد کبھی نہ دھندلا سکے گی۔ یہ دن جہاں ہماری

پاکستانی قوم کے لئے بڑی آزمائش کا دن تھا وہاں پر نڈر اور بہادر افواج کے لئے بھی انتہائی کڑا وقت تھا۔ اس دن پوری قوم اور مسلح افواج کے افسروں اور جوانوں نے مل کر جہاد کے سچے جذبے کے ساتھ بزدل، مکار و عیار دشمن کے ناپاک اور گھناؤنے عزائم کو خاک میں ملا دیا تھا۔ ان فرزند ان پاکستان کی بے مثال اور لازوال قربانیوں کی بدولت آج ہمیں قوموں کی تاریخ میں ایک باوقار مقام حاصل ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قوم کے جذبہ ایمانی، کردار، ہمت اور خلوص کا امتحان اس وقت ہوتا ہے جب وطن کو دفاع کے لئے جانوں کی ضرورت پڑے۔ 6 ستمبر 1965ء کی جنگ اس کی زندہ مثال ہے۔ جس میں پاکستانی قوم اور افواج پاکستان نے ثابت کر دیا کہ ان کا

دل ایمان سے لبریز، حب رسول ﷺ سے معمور، دین کی محبت سے آباد اور وطن کی آزادی و حرمت پر مرٹن کے جذبے سے سرشار ہے۔ یہی وہ سرمایہ تھا جس کے بل بوتے پر اس نے اپنے سے تعداد اور اسلحہ میں کئی گنا بڑی طاقت کے سارے خواب بکھیر دیئے اور سارے منصوبے اور غرور خاک میں ملا دیئے۔

6 ستمبر ان شہیدوں اور غازیوں کو سلامی پیش کرنے کا دن ہے جنہوں نے سیالکوٹ سیکٹر میں چونڈہ کے مقام پر بھارت کے آرمرڈ اور تین دوسرے ڈویژنوں جن میں پانچ سو ٹینک تھے کی یلغار کو اللہ کے فضل و کرم سے صرف ایک ڈویژن اور ایک آمرڈ فارمیشن سے پسپا



کر دیا تھا۔ اس جنگ میں پاکستان اور بھارت کا تناسب ہر لحاظ سے ایک اور سات کا تھا۔

6 ستمبر کا دن میجر راجہ عزیز بھٹی شہید اور میجر شفقت بلوچ غازی کی کمان میں غازی نہر کے کنارے داد شجاعت دینے والے مجاہدوں کو خراج تحسین پیش کرنے کا ہے جنہوں نے بھارتی فوج کے عزائم کو خاک میں ملا کر تاریخی کارنامہ سر انجام دیا۔

6 ستمبر کا دن بھارت کے علاقہ کھیم کرن تک اپنے نقوش پا چھوڑنے والے شہیدوں اور غازیوں کے آگے جبین نیاز خم کرنے کا دن ہے۔

6 ستمبر کا دن فاضلہ کاسیکٹر کے سرفروشن کو عقیدت و محبت کا نذرانہ پیش کرنے کا ہے جن کے نعرہ تکبیر کی صداؤں سے بھارتیوں کے دل ڈوبتے رہے۔

لاہور کے محاذ پر ارض وطن کے مایہ ناز فرزندوں میجر راجہ عزیز بھٹی شہید (نشان حیدر) اور میجر شفقت بلوچ (ستارہ جرات جو بعد میں کرنل بنے) کی الگ الگ کمان میں صرف دو کمپنیاں تھیں۔ بھارت نے اس سیکٹر پر توپ خانے کے ساتھ انفنٹری کی بھاری تعداد سے حملہ کیا تھا جبکہ پاکستان کی سرحدوں پر غیر متوقع حملے کو روکنے کیلئے کوئی تیاری نہیں تھی۔ لیکن ہمارے جوانوں نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بلاشبہ 6 ستمبر 1965ء ایک ایسا دن تھا جس نے پاکستان کے ایک ایک فرد کو جھنجھوڑ کر جگا دیا تھا۔ آج پاکستان کو اسی

1965ء والے جذبے کی اشد ضرورت ہے، آج بھی پاک فوج کو بطور قوم ہماری ضرورت ہے، قومی یکجہتی کی ضرورت ہے، ملک سے بیرونی عناصر کو نکلانے کی ضرورت ہے اور سب سے بڑھ کر ستمبر 1965ء والے قومی و اجتماعی جذبے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ دفاع



وطن کے تقاضوں کو آج بڑے بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

ہماری فوج ہمارے عظیم ملک پاکستان کی شجاعت اور حربی تکنیکوں کا مظہر ہے اور یومِ دفاع یہ سب کچھ یاد رکھنے کا دن ہے تاکہ ہم مضبوط رہ سکیں اور اپنے ملک کے بچوں اور نوجوانوں کو درست پیغام دے سکیں۔

ہم سب کو اپنی مضبوط افواج پر اور ملک کی زمینی سرحدوں کی

حفاظت اور ملکی سلامتی یقینی بنانے میں ان کے آہنی کردار پر فخر ہے۔ ہم بھلے ہی معاشی مسائل کا شکار ہوں مگر ہم غیر ملکی خطرات سے محفوظ ہیں کیوں کہ دنیا میں کئی لوگوں کے مطابق ہماری افواج ایشیا کی بہترین افواج میں سے ہیں۔ ہماری افواج نہ صرف جنگ کے دوران معرکوں میں حصہ لیتی ہیں بلکہ امن کے دور میں بھی قوم کی تعمیر میں حصہ ڈالتی ہیں۔ سیکورٹی فورسز اکثر اوقات قدرتی آفات سے متاثرہ علاقوں میں امداد پہنچاتی ہیں اور سیلاب اور زلزلوں کے دوران ریلیف کی خدمات سرانجام دیتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری نئی نسل میں فوج میں شامل ہو کر ملک و قوم کی خدمت کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

آئیے یومِ دفاع پر ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ جب بھی پاکستان کو دفاع کی ضرورت پڑے گی تو پاکستان کا بچہ بچہ افواجِ پاکستان کے ساتھ مل کر وطن عزیز کا پورا دفاع کرے گا۔ کیوں کہ یہ تقاضے آج اس حوالے سے بھی اہمیت اختیار کر گئے ہیں کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں برسرِ پیکار ہے۔ پاکستان جو خود اپنی تاریخ کے ایک نازک ترین دور سے گزر رہا ہے افواجِ پاکستان دفاعِ وطن کے لیے اندرونی اور بیرونی سرحدوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ ایک محاذ پر اسے بھارت جیسے شاطر اور کم ظرف دشمن کا سامنا ہے تو دوسری جانب اسے بیرونی اور اندرونی خلفشار کا بھی سامنا ہے۔ پاک فوج سرحدوں کے دفاع کے ساتھ ساتھ اندرونی محاذ پر دہشت گردی کے خلاف نبرد آزما ہے جو خدا نخواستہ اس پاک سرزمین کی سرحدوں کو کھوکھلا کرنے کے درپے ہے۔ اس یومِ دفاع پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تاقیامت سلامت، شاد اور آباد رکھے اور پاک فوج میں یونہی وطن پر جانثار ہونے کا جذبہ قائم رکھے (آمین)

## طیاروں کی فروخت۔ پاکستان کے لئے بڑی کامیابی پاکستان ارجنٹائن کو 12 جے ایف 17 تھنڈر طیارے فروخت کریگا ڈیسک رپورٹ

### JF-17 Thunder FC-1 Xiao long



A JF-17 of the Pakistan Air Force

Role	Multirole combat aircraft
National origin	Pakistan / China
Manufacturer	Chengdu Aircraft Industry Group / Pakistan Aeronautical Complex
First flight	25 August 2003; 18 years ago
Introduction	12 March 2007; 14 years ago
Status	In service
Primary user	Pakistan Air Force
Produced	In China: June 2007 – present In Pakistan: January 2008 – present
Number built	132 (2020)

پاکستان ارجنٹائن کو 12 جے ایف 17 تھنڈر بلاک تھری جنگی طیارے فروخت کریگا، جن کی مالیت 66 کروڑ 40 لاکھ ڈالر یعنی 11 ارب 55 کروڑ روپے سے زائد ہوگی۔

ذرائع کے مطابق لاطینی امریکی ملک ارجنٹائن نے اس خریداری کے لیے اگلے سال کے بجٹ میں رقم بھی مختص کر دی ہے۔

ارجنٹائن کی فضائیہ نے امریکا، روس اور بھارت کی پیش کشیں مسترد کر کے پاکستان سے جنگی طیارے خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان سے خریدے جانے والے جنگی طیاروں میں 10 طیارے ایک نشست کے اور دو طیارے دہری نشست والے ہوں گے۔

پاکستان اور ارجنٹائن کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں اور پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں قوموں کے حق خود ارادیت کی جو قرارداد پیش کی ہے اس کی بھی ارجنٹائن نے حمایت کی ہے جب کہ پاکستان جزائر فاک لینڈ کے مسئلے پر ارجنٹائن کے موقف کے قریب ہے۔

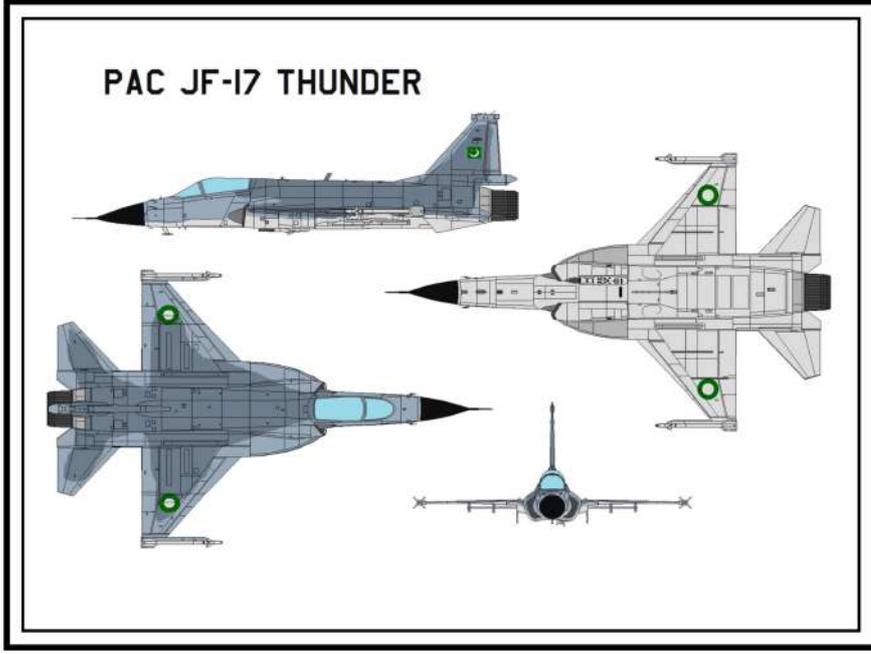


## جے ایف-17 تھنڈرکن صلاحیتوں کا حامل ہے؟

ایئر مارشل ریٹائرڈ مسعود اختر نے پاک فضائیہ میں شامل ہونے والے 14 دو سیٹوں والے جے ایف-17 بی طیاروں کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے بتایا تھا کہ ایکسپورٹ کے لحاظ سے پاکستان کے لیے ان طیاروں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

’جب بھی ہم کسٹمر سے بات کرتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ ہمیں تربیت کے لیے ڈبل سیٹ والے جہاز چاہئیں اور ان جہازوں کو خاص

طور پر اسی لیے تیار کیا گیا ہے۔‘



پی اے سی کامرہ میں ان جے ایف-17 طیاروں کی بھی نمائش ہو چکی ہے جو پاکستان نے مختلف ممالک کو فروخت کرنے کے لیے تیار کیے ہیں۔

جے ایف-17 تھنڈرکنڈرٹا کا طیارہ پاکستان کے لیے اس وجہ سے بھی خاصی اہمیت کا حامل ہے کہ پاکستان اسے خود تیار کرتا ہے۔

پاکستان نے چین کی مدد سے ہی ان طیاروں کو بنانے کی صلاحیت حاصل کی ہے اور ماہرین کے مطابق یہ طیارہ ایک ہمہ جہت، کم وزن، فورتھ جنریشن ملٹی رول ایئر کرافٹ ہے۔

اس طیارے کی تیاری، اپ گریڈیشن اور 'اور ہالنگ' کی سہولیات بھی ملک کے اندر ہی دستیاب ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان اس طیارے کی تیاری کے مراحل کو یقینی بنانے کے لیے کسی بھی دوسرے ملک کا محتاج نہیں ہے۔

دفاعی امور کے ماہرین کے مطابق جے ایف تھنڈر طیارہ ایف-16 فیلکن کی طرح ہلکے وزن کے ساتھ ساتھ تمام تر موسمی حالات میں زمین اور فضائی اہداف کو نشانہ بنانے والا ہمہ جہت طیارہ ہے جو دور سے ہی اپنے ہدف کو نشانہ بنانے والے میزائل سے لیس ہے۔

جے ایف-17 تھنڈر نے اسی صلاحیت کی بدولت بی وی آر (Beyond Visual Range) میزائل سے بالاکوٹ واقعے کے بعد انڈین فضائیہ کے جہاز کو گرایا تو اس کے ساتھ ہی جے ایف-17 تھنڈر کو بھی خوب پذیرائی ملی۔

جے ایف-17 تھنڈر طیاروں میں وہ جدید ریڈار نصب ہے جو رفال کی بھی بڑی خوبی گنی جاتی ہے۔ یہ طیارہ ہدف کو لاک کر کے

میزائل داغنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس کی رینج 150 کلومیٹر تک بتائی جاتی ہے اور یہ میزائل اپنے ہدف کا بالکل ایسے ہی پیچھا کرتا ہے جیسے ہالی وڈ کی متعدد فلموں میں دکھایا جاتا ہے۔

جے ایف-17 تھنڈر زین پر حریف کی نگرانی اور فضائی لڑائی کے ساتھ ساتھ زمینی حملے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ یہ طیارہ فضا سے زمین، فضا سے فضا اور فضا سے سطح آب پر حملہ کرنے والے میزائل سسٹم کے علاوہ دیگر ہتھیار استعمال کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ پاکستان نے جے ایف-17 پر کب کام شروع کیا؟

یہ قصہ سنہ 1995 سے شروع ہوتا ہے جب پاکستان اور چین نے جے ایف-17 سے متعلق ایک مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے تھے۔

اس طیارے کا پہلا آزمائشی ماڈل سنہ 2003 میں تیار ہوا اور پاکستانی فضائیہ نے سنہ 2010 میں جے ایف-17 تھنڈر کو پہلی مرتبہ اپنے فضائی بیڑے میں شامل کیا۔

اس منصوبے میں مگ طیارے بنانے والی روسی کمپنی میکویان نے بھی شمولیت اختیار کر لی۔ پاکستان فضائیہ نے جے ایف-17 تھنڈر کو مدت پوری کرنے والے میراج، ایف-7 اور اے 5 طیاروں کی تبدیلی کے پروگرام کے تحت ڈیزائن کیا۔

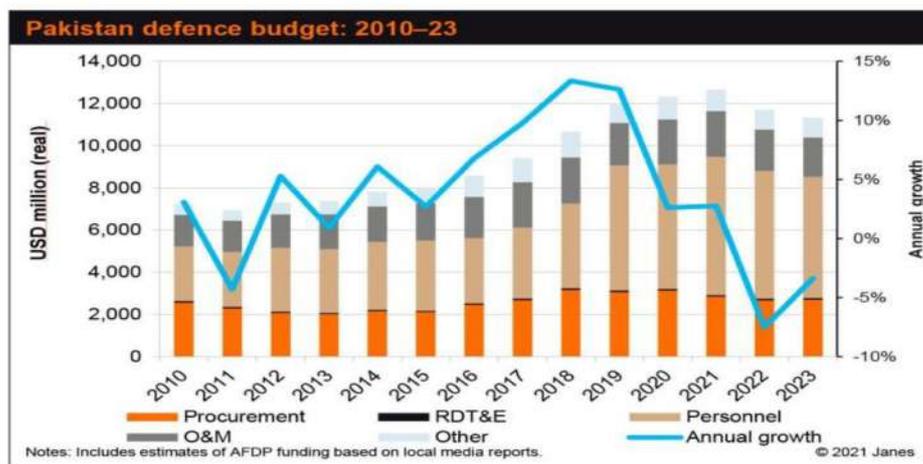




# پاکستان کی دفاعی طاقت 2021

## رپورٹ: اولیس اکبر (NGC)

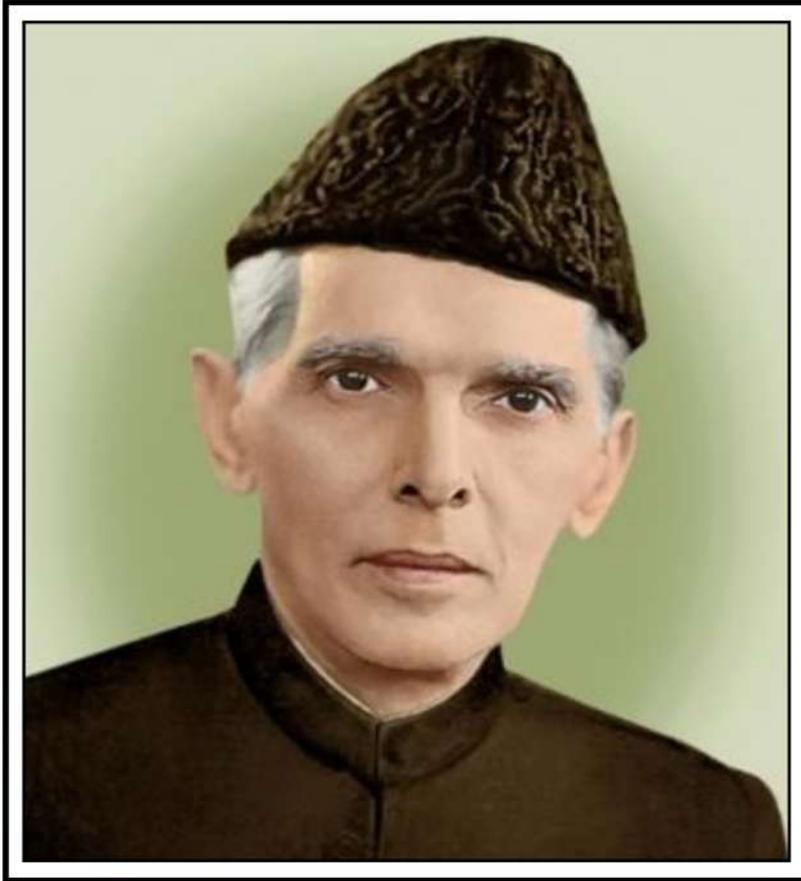
Details	Figure (2021)	World Ranking
<b>افرادى قوت</b> <b>Manpower</b>		
Population	223500636	Rank 5
Active Personnel	6,54,000	Rank 6
Total Aircraft	1364	RANK 7
<b>Land force</b>		
Tanks	2680	Rank 11
<b>NAVAL FORCES</b>		
Total Assets	100	Rank 26
Submarines	9	Rank 12
<b>LOGISTICS</b>		
Airports	151	Rank 33
<b>FINANCIAL</b>		
Defense BDGT	\$12,275,000,000	Rank 24
<b>OVERVIEW</b>		
	<b>1965</b>	<b>2021</b>
ACTIVE PERSONNEL	180000	654000
MAIN BATTLE TANK	680	2500
PAF AIRCRAFT	675	1364





## قائد اعظمؒ نوجوانوں سے کیا چاہتے تھے؟ (عابد ضمیر ہاشمی)

ملک کا مستقبل نوجوانوں کی سوچ کے معیار اور اندازِ فکر پر منحصر ہوتا ہے، یہ جتنی بامقصد اور بلند ہوگی، ملک ترقی کی منازل اتنی تیزی سے طے کرے گا، بصورت دیگر تنزلی اور پستی کی راہ لے گا۔ یہی وجہ ہے کہ قائد اعظمؒ محمد جناحؒ کو نوجوانوں سے بہت زیادہ



توقعات وابستہ تھیں۔ تقریباً آپ اپنے ہر خطاب میں نوجوانوں کو کوئی نہ کوئی نصیحت یا پیغام ضرور دیتے تھے۔ نوجوانوں میں ملک و قوم کی خدمت کا جذبہ موجود ہوتا ہے لیکن خدمت کے اس جذبہ کو بروئے کار لانے کا طریقہ اور اسلوب معلوم نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اپنے تئیں ملک و قوم کی خدمت کرنا چاہے تو وہ کس طرح ملک و قوم کی خدمت کر سکتا ہے؟ وہ کون سے اصول ہیں جن پر چل کر وہ ملک و قوم کی خدمت میں اپنا حصہ شامل کر سکتا ہے؟

لکھنؤ میں خطاب کرتے ہوئے قائد اعظمؒ محمد علی جناحؒ

نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ”نوجوانو! اپنی تنظیم کرو۔ یک جہتی اور مکمل اتحاد پیدا کرو، اپنے آپ کو تربیت یافتہ اور مضبوط سپاہی بناؤ۔ اپنے اندر اجتماعی جذبہ اور رفاقت کا احساس پیدا کرو اور ملک و قوم کے نصب العین کے لیے وفاداری سے کام کرو۔ مجھے تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ تاریخ میں وہ مقام حاصل نہ کریں جو آپ کے آباؤ اجداد نے حاصل کیا تھا۔ آپ میں مجاہدوں جیسا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔“ (لاہور میں طلباء سے خطاب 30 اکتوبر 1937)۔

قائد اعظمؒ محمد علی جناحؒ کو نوجوان طلباء سے بہت محبت تھی، اسی لیے تو نوجوان مسلم طلباء نے قائد اعظمؒ کے ولولہ انگیز پیغام کو حرز جان بناتے ہوئے تحریک پاکستان میں سردھڑکی بازی لگا کر تاریخِ حریت کو اپنے خون اور نوک شمشیر سے رقم کیا۔ قائد اعظمؒ نے ان کی

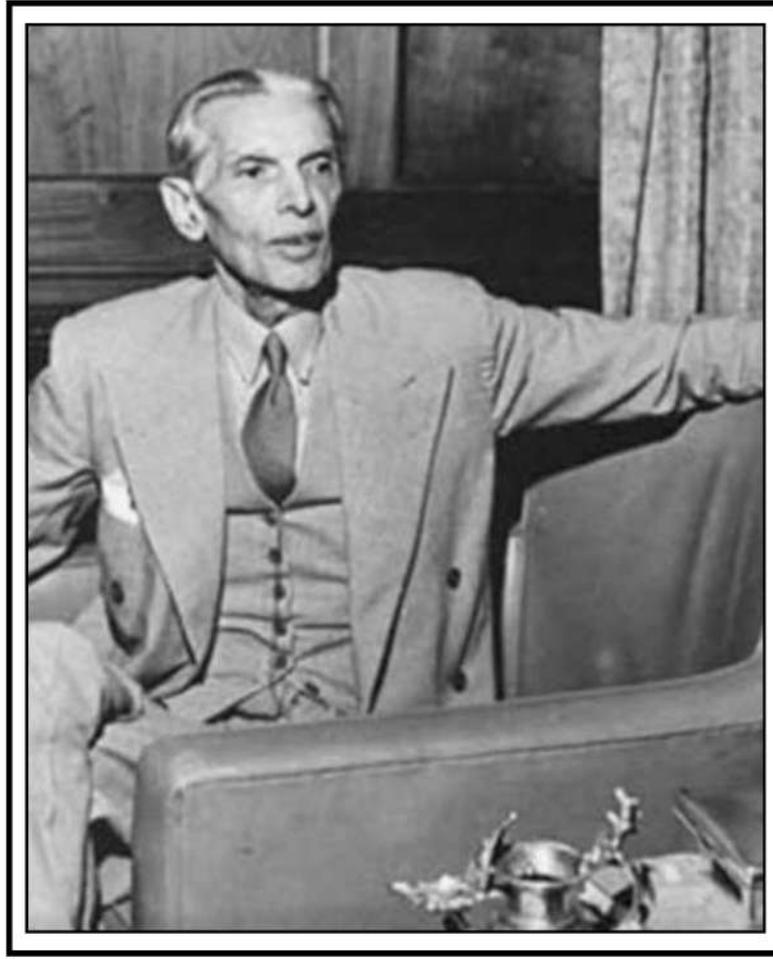
خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یوں فرمایا: ”نوجوان طلباء میرے قابل اعتماد کارکن ہیں۔ تحریک پاکستان میں انھوں نے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں۔ طلباء نے اپنے بے پناہ جوش اور ولولے سے قوم کی تقدیر بدل ڈالی ہے۔“

1937ء کے کلکتہ کے اجلاس میں قائد اعظم نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”نئی نسل کے نوجوانو! آپ میں سے اکثر ترقی کی منازل طے کر کے اقبال اور جناح بنیں گے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ قوم کا مستقبل آپ لوگوں کے ہاتھوں میں مضبوط رہے گا۔“

ایک موقع پر کہا، ”آپ کو یاد ہوگا، میں نے اکثر اس بات پر زور دیا ہے کہ دشمن آپ سے آئے دن ہنگاموں میں شرکت کی توقع رکھتا ہے۔ آپ کا اولین فرض علم کا حصول ہے جو آپ کی ذات، والدین اور پوری قوم کی جانب سے آپ پر عائد ہوتا ہے۔ آپ جب تک طالب علم رہیں اپنی توجہ صرف تعلیم کی طرف مرکوز رکھیں۔ اگر آپ نے اپنا طالب علمی کا قیمتی وقت غیر تعلیمی سرگرمیوں میں ضائع کر دیا تو یہ کھویا ہوا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا۔“

ایک اور موقع پر قائد اعظم نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”میں آج آپ سے سربراہ مملکت کی حیثیت سے نہیں ذاتی دوست کی حیثیت سے مخاطب ہوں۔ میرے دل میں نوجوانوں خصوصاً طالب علموں کی بڑی قدرو منزلت ہے۔ آپ پر قوم اور والدین کی طرف سے بھاری ذمے داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ متحد ہو کر ملکی تعمیر و ترقی میں مصروف ہو جائیں۔“

مزید کہا، ”میرے نوجوان دوستو! میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کسی سیاسی جماعت کے آلہ کار بنیں گے تو یہ

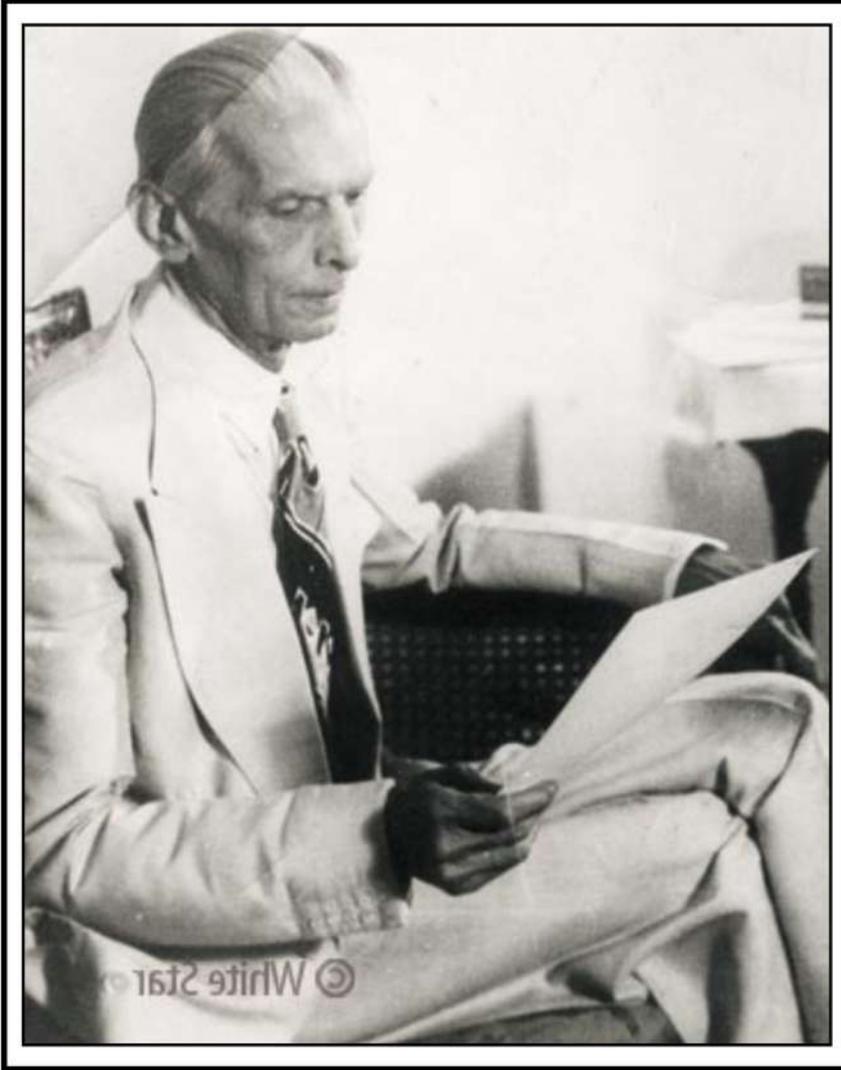


آپ کی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ اب ایک انقلابی تبدیلی رونما ہو چکی ہے۔ یہ ہماری اپنی حکومت ہے، ہم ایک آزاد اور خود مختار مملکت کے مالک ہیں۔ ہمیں آزاد اقوام کے افراد کی طرح اپنے معاملات کا انتظام کرنا چاہئے۔ اب ہم کسی بیرونی طاقت کے غلام نہیں ہیں،

ہم نے غلامی کی بیڑیاں کاٹ ڈالی ہیں۔“

بابائے قوم نے مزید فرمایا، ”میرے نوجوان دوستو! اب میں آپ ہی کو پاکستان کا حقیقی معمار سمجھتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی باری آنے پر کیا کچھ کر کے دکھاتے ہیں۔ آپ اس طرح رہیں کہ کوئی آپ کو گمراہ نہ کر سکے۔ اپنی صفوں میں مکمل اتحاد اور استحکام پیدا کریں اور ایک مثال قائم کریں کہ نوجوان کیا کچھ کر سکتے ہیں۔“

غور کیا جائے تو قائد اعظم نے نوجوانوں میں خود اعتمادی جگاتے ہوئے آئندہ کی حکمت عملی طے کرنے کی قابلیت پیدا کرنے کی کوشش



کی، ہمارے نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے پر عمل شروع کر دیں تو وہ یہ منزل حاصل کر سکتے ہیں، اس راہ پر اولیائے کرام کی کتابیں اور سوانح حیات مشعل راہ ثابت ہوں گی۔ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت داتا گنج بخش، حضرت لعل شہباز قلندر سمیت کتنے ہی بزرگان دین ہیں جن کی داستان حیات کسی بھی مسلمان نوجوان کو حق کی راہ دکھانے کیلئے کافی ہے۔ اگر نوجوان اپنی اصلاح کر لیں تو یہ بھی ملک کی خدمت میں شمار ہوگا۔

موجودہ دور میں اگر نوجوان اپنے شب و روز کا بغور جائزہ لیں تو انہیں اندازہ ہو گا کہ دور جدید کے سکھائے

معمولات زندگی صحت کے انتہائی خلاف ہیں۔ آج بے جا کاموں میں وقت ضائع کروانا انٹرنیٹ اور جدید ٹیکنالوجی ڈیزائن کرنے والوں کا شیوہ بن چکا ہے۔ انہوں نے ہمیں ویڈیو گیمز، انٹرنیٹ ویڈیوز اور فلموں میں لگا کر حقیقی زندگی سے بہت دور کر دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ کھیلوں کے میدان ویران ہوتے جا رہے ہیں۔ اجتماعیت کا فقدان ہے، دور حاضر کے چیلنجز اس کے متقاضی ہیں کہ نوجوانوں میں اتحاد و یگانگت ہو۔ ان کی زندگی کا کوئی لمحہ بے مقصد نہ گزرے۔ وہ بہترین تعلیم یافتہ ہوں۔ جدید دور کے تقاضوں کو پورا

کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، ان میں سائنسدان، ڈاکٹرز، انجینئرز، قابل وکیل، اساتذہ اور دیانت دار سیاستدان ہوں جو اس ملک کی باگ دوڑ اپنے بزرگوں کے مقابلے زیادہ بہتر انداز میں سنبھالیں۔ قائد اعظمؒ کو نوجوانوں سے یہی توقع تھی۔ ہماری اپنی تہذیب ہے، مغربی یلغار سے متاثر نہ ہوں بلکہ اپنی تہذیب میں انہیں ڈھال لیں۔

مارچ 1948ء میں ڈھاکہ میں قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”میرے نوجوانو! میں تمہاری طرف توقع سے دیکھتا ہوں کہ تم پاکستان کے حقیقی پاسبان اور معمار ہو۔ دوسروں کے آلہ کار مت بنو! ان کے بہکاوے میں مت آؤ۔ اپنے اندر مکمل اتحاد اور جمعیت پیدا کرو اور اس کی مثال پیش کر دو کہ جوان کیا کر سکتے ہیں“۔ یعنی نوجوان دوسری اقوام سے مرعوب نہ ہوں، بالخصوص دنیا کی ظالم اور استعماری طاقتوں کے نظریات سے متاثر نہ ہوں، ذہنی طور پر ان کے غلام نہ بنیں۔ ان کی اپنی ایک شناخت ہو، نہ یہ کہ وہ دوسروں کی تقلید میں اپنی شناخت کھو بیٹھیں۔ ان کی اپنی زندگی ایسی ہو کہ دوسرے آپ کے پیچھے چلنے میں فخر محسوس کریں۔ دوسروں کے راستے پر چلنے کے بجائے دوسروں کو اپنے راستے پر چلانے کا نمونہ قائم کریں۔ یہ اسی صورت ممکن ہے جب وہ خود اپنی اصلاح کریں۔ جب ہر شخص اپنی اصلاح کرے گا تو نتیجتاً معاشرہ امن کا گہوارہ بنے گا۔ ہر شخص کے دل میں دوسرے کا احترام ہوگا تو ملک و قوم کی خدمت کا جذبہ پروان چڑھے گا۔ آئیں ہم بھی دوسروں کی امید بن کر زندہ رہیں، دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کریں اور امر ہو جائیں، تعلیم پر توجہ دیں اور مستقبل روشن کریں۔ نوجوان قائد اعظمؒ کو مشعلِ راہ بنا کر ملکی سلامتی و بقا اور نظریاتی و سیاسی استحکام کے لیے بہت بڑا اور اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری اقوام سے مرعوب ہو کر اپنی تہذیب بھول جانا ہی ملک و قوم کی تباہی ہے۔

نوٹ: ادارے کا قلم کار کے خیالات اور پیش کردہ مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔





## قائد اعظم کے روشن افکار

ڈاکٹر محمود الرحمن (مانسٹری سائنسٹ)

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح ایک نابغہ روزگار لیڈر تھے۔ ایسے رہنما قوموں کی زندگی میں کہیں صدیوں میں جا کر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کے افکار اور نظریات نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں ایک تازہ روح پھونک دی۔ آج بھی آپ کے الفاظ اور فرمودات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

جدید تعلیم:

1948ء میں ڈھا کہ یونیورسٹی میں قائد اعظمؒ نے فرمایا۔

”اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور محنت مزدوری میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ٹیکنالوجی کی تعلیم کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ ہمیں اس میں تربیت یافتہ لوگ چاہئیں۔ آپ بینکنگ، معیشت، تجارت، قانون وغیرہ سیکھ سکتے ہیں جن سے اب بے شمار مواقع فراہم ہو رہے ہیں۔“

نومبر 1947ء میں آپ نے ایک پیغام میں کہا۔ ”اس بات کی شدید اور فوری ضرورت ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو سائنس اور ٹیکنیکی تعلیم اور تربیت دیں تاکہ ہم اپنی معاشی زندگی کی تعمیر کر سکیں یہ مت بھولیں کہ ہمیں دنیا سے مقابلہ کرنا ہے جو اس سمت بہت تیزی سے جا رہی ہے۔“

”اس بات کی شدید اور فوری ضرورت ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو سائنس اور ٹیکنیکی تعلیم اور تربیت دیں تاکہ ہم اپنی معاشی زندگی کی تعمیر کر سکیں یہ مت بھولیں کہ ہمیں دنیا سے مقابلہ کرنا ہے جو اس سمت بہت تیزی سے جا رہی ہے۔“

آپ اس حقیقت سے باخوبی باخبر تھے کہ علم کی روشنی ہمیں ایک بہت عظیم قوم بننے میں مدد دے سکتی ہے۔ 1948ء میں ایڈورڈ کالج پشاور میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”اب ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ مشکل کام کرنا ہے۔ ہمیں اس کی تعمیر نو کس طرح کرنی ہے؟ کس طرح انقلابی تبدیلیاں لاکر

ہمیں پرانے خیالات اور طریقوں کو بدلنا ہے جن سے ہم فرسودہ روایات، ذہنیت، کردار اور خراب رسوم و رواج کا صدیوں سے غلاموں کی طرح شکار رہے ہیں۔“

”آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں جیسا کہ غیر ذمہ دار لوگ دوسرے لوگوں یا ملک کو خاطر میں لائے بغیر کرتے ہیں۔ اب ہمیں ہمیشہ سے زیادہ متحد اور منظم قوم بن کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔“

30 اکتوبر 1947ء کو ریڈیو پاکستان لاہور سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا تھا ”اب یہ آپ پر ہے کہ کام کام اور کام کریں، ہم یقیناً کامیاب ہونگے۔“

اپریل 1948ء میں پنجاب رجمنٹ کے

نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”الفاظ کی اتنی اہمیت نہیں جتنی کہ عمل کی۔ مجھے پوری امید ہے کہ آپ اپنی روایات کو نبھائیں گے، کہ جب آپ کو ملک کے دفاع اور حفاظت کے لئے بلایا جائے گا۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ آپ پاکستان کے پرچم کو بلند رکھیں گے اور ایک عظیم قوم کی طرح اس کی عزت اور عظمت کا خیال رکھیں گے۔“

1947ء میں عید الاضحیٰ پر پیغام دیتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”مجھے مکمل یقین ہے کہ اس کی شدت کے باوجود ہم فتح یاب اور سرخرو ہو کر نکلیں گے اور دنیا کو دکھادیں گے کہ ہمارا ملک صرف زندہ نہیں بلکہ بہتر طور زندہ ہے۔“

یقین، اتحاد، تنظیم 30 اکتوبر 1947ء کو قائد اعظم محمد علی جناح نے ریڈیو پاکستان سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”اپنے نصب العین کو کبھی نہ بھولو اور وہ ہے یقین، اتحاد، تنظیم“۔ آپ کی پوری زندگی شبانہ و روز کی محنت اور عمل سے عبارت تھی۔ بقول علامہ اقبال:

”نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز  
یہی ہے رحمت سفر میر کارواں کے لئے“

پھر ایک اور مقام پر فرمایا

”یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں“

دشمنوں کی سازش سے خبردار کرتے ہوئے حضرت قائد اعظم نے 1948ء میں اسلامیہ کالج پشاور میں فرمایا

”پاکستان کے قیام کو روکنے کی تمام سازشوں میں ناکامی

کے بعد اپنی نجالت میں دشمن نے اپنی توجہ مسلمانوں کو تقسیم

کرنے میں لگا دی ہے۔ ان کوششوں نے بنیادی طور

صوبائیت کو پروان چڑھانے کی شکل اختیار کر لی

ہے۔..... لہذا خدا کے لئے اگر آپ اپنے آپ کو ایک قوم

کی حیثیت سے تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو صوبائیت کو خیر آباد

کہہ دیجئے۔ صوبائیت عوام کی امنگوں اور ضروریات کو پورا

کرنے کا خیال رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کے افتتاح پر

آپ نے فرمایا: ضروریات زندگی کی قیمتیں بے انتہا

بڑھنا غریب طبقہ کے عوام کی معاشی مشکلات کی وجہ

ہے۔ حکومت پاکستان کی یہ پالیسی ہوگی کہ قیمتوں کو اس سطح پر رکھے جو منصفانہ ہوں، صنعتکار کے لئے بھی اور صارف کے لیے

بھی۔“ 30 اکتوبر 1947ء کو لاہور کی تقریر میں آپ نے فرمایا: ”زیر نظر کام کی سختی سے پریشان نہ ہوں۔ تاریخ میں ایسی بہت سی

مثالیں ہیں، جب نئی اقوام نے اپنے عزم اور حوصلہ سے اپنے آپ کو تعمیر کیا۔ آپ کی ساخت انتہائی مضبوط ہے اور آپ کا کوئی ثانی

نہیں ہے۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ آپ دوسروں کی طرح کامیاب نہ ہوں، خصوصاً اپنے آباؤ اجداد کی طرح“۔ قائد اعظم کے یہ اقوال اور

افکار ہمارے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہیں گے۔

تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں ہیں، جب نئی  
اقوام نے اپنے عزم اور حوصلہ سے اپنے آپ کو  
تعمیر کیا۔ آپ کی ساخت انتہائی مضبوط ہے اور  
آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ  
آپ دوسروں کی طرح کامیاب نہ ہوں، خصوصاً  
اپنے آباؤ اجداد کی طرح۔“

# Umeed Writers Club

## امید رائٹرز کلب

### ممبران کی تحریریں



”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے“

شازیہ (تعلیمی کونسلر جسٹس یوسف صراف سینٹر)

موجودہ حالات میں نظام زندگی کو معمول پر لانے اور آگے بڑھنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی ذاتی خواہشات پر قابو رکھتے ہوئے حکومتی سطح پر لاگو کردہ قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے۔ اس ضمن میں غیر سنجیدہ رویوں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ حکومتی، اجتماعی اور انفرادی سطح پر زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کے لیے قرآن پاک اور سنت رسول ﷺ کو مشعل راہ بنایا جائے۔



”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے“

ملکہ فرح (ٹیچر، پرائمری سکول)

ترقی میں عوام کا تعلیم یافتہ ہونا معاون کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیم ایک ایسا زیور ہے جو انسان کی شخصیت کو معاشی، مذہبی اور معاشرتی طور پر بہتر بناتا ہے۔ ملکی ترقی ایک تعلیم یافتہ انسان کی ذہانت اور سوچ پر مبنی ہوتی ہے۔ فرد جتنا پڑھا لکھا ہوگا وہ اتنے ہی اچھے طریقے سے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے کام کرتے ہوئے بہتر سے بہتر ذرائع کو استعمال میں لائے گا



## ”پاکستان۔ آگے کیسے بڑھا جائے“

(شائزہ وقار، تعلیمی کونسلر، جسٹس یوسف صراف سینٹر)

تعلیم کے میدان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے علوم وسیع پیمانے پر حاصل کرنا ہوگا۔ جدید تعلیم ایجادات میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ کسی قوم کے پیداواری وسائل اور افرادی قوت وہ بنیادی عوامل ہیں جو ترقی کے پہلے کے خدوخال کو واضح کرتے ہیں کسی بھی قوم کو ترقی کی طرف مائل کرنے کے لئے ان کے خیالات، رویوں اور طرز زندگی میں تبدیلیاں لائی جائیں۔



## ”پاکستان۔ آگے کیسے بڑھا جائے“

(عفت شاہین، ٹیچر سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول)

پاکستان کو آگے بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر جگہ اسلام کا قانون نافذ کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ قیادت بنیادی طور پر پُر عزم اور دیانتدار ہو۔ جس نے عوام کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دینا ہو۔ اگر قیادت کرپٹ اور نااہل ہو اس میں اتحاد و اتفاق کا فقدان ہو۔ تو وہ قیادت ملک کو آگے نہیں لے کر جاسکتی۔



## ”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے“

(حناء ظہیر، سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول)

معاشرے کی اصلاح کے لئے پولیس کو سیاست سے پاک کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ جرائم میں اضافہ ہوتا ہے یہی چیزیں احساس محرومی، رشوت خوری اور جرائم کو بڑھا دیتی ہیں۔

میرٹ:

اس سے مراد یہ ہے کہ قابل لوگوں کو انکی قابلیت کے مطابق عہدوں پر فائز کرنا اگر ہم اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو صرف اسی عمل سے معاشرے کی بہت سی بُرائیاں ختم ہو سکتی ہیں



## ”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے“

شبراز (تعلیمی کونسلر جسٹس یوسف صراف سینٹر)

”پاکستان کو کیسے آگے بڑھایا جائے“ یہ سوال اگر پاکستانی خود سے کرے تو اسے اس کا جواب بہت آسانی سے مل جائے گا۔ کہ اگر ہر شہری اپنی ذمہ داری بھر پور انداز سے پوری کرے ایک قومی ذمہ داری کا احساس کرے تو ہمیں پریشانی کی ضرورت نہیں ہو گی۔



## ”پاکستان۔ آگے کیسے بڑھا جائے“

(انیقہ کنول، ٹیچر سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول)

غربت اور محرومی کو ختم کرنے کا واحد طریقہ پاکستان کے تمام وسائل کو استعمال میں لانا ہوگا۔ آج کا سب سے اہم مسئلہ ”انرجی“ کا قحط ہے۔ بجلی کی ضرورت سے کم پیداوار کی وجہ سے ہمارا وطن تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔ بجلی کی پیداوار میں جنگی بنیادوں پر کام کرنا ہوگا۔ ہم دنیا کی ایک آزاد قوم ہیں، ہمیں دنیا کی آزاد قوموں کی مانند اپنے مسائل کو حل کرنا ہوگا۔

## ”دفاع وطن کے قومی تقاضے“

مس عائشہ جمیل (لیکچرار انگلش پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک خود مختار اور نظریاتی اسلامی ریاست کے طور پر 1947 میں دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا تھا ابتدا سے ہی اپنی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں پر مسلسل خطرات کا سامنا ہے۔ قوم کے مختلف طبقات دونوں محازوں پر ملک کے دفاع کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بات بلا خوف تردید کی جاسکتی ہے کہ ہماری فوج ملک کو متحد اور منظم رکھنے والی حقیقی قوت ہے۔ اس کے ساتھ ہی غربت اور جہالت کا خاتمہ بھی ہماری اولین ترجیحات میں ہونا چاہئے کیونکہ مضبوط دفاع کے ساتھ مضبوط معیشت بھی ملکی بقا کا بنیادی تقاضا ہے۔ یہ تقاضا ملک میں سیاسی اور معاشی استحکام لائے بغیر ممکن نہیں اس فن میں حکومت اور اپوزیشن کی سیاسی قیادت کو مل بیٹھ کر لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا۔

ملک کے نظریاتی تشخص اور سرحدوں کے دفاع میں بھی قوم نے ہمیشہ اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ

پاکستان کے اسلامی تشخص اور نظریاتی سرحدوں کو جن گروہوں کی طرف سے خطرات اور سازشوں کا سامنا ہے۔ پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کے دفاع کے حوالہ سے آج بھی ملک کو بیرونی مداخلت اور ڈرون حملوں کی صورت میں شدید خطرات درپیش ہیں جن کے خلاف پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد اور آل پارٹیز کانفرنس کے اجتماعی موقف کی حد تک پوری قوم متفق ہے لیکن ان پر عمل درآمد کے حوالے سے مقتدر طبقات نے جو دورخی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس نے قومی خود مختاری کو درپیش مشکلات کو بہت زیادہ سنگین بنا دیا ہے۔

## ”دفاع وطن کے قومی تقاضے“

مس نوشاہہ خالد (لیکچرار علم سیاسیات PSDCW)

اگر 1857ء سے 1947ء تک کے حالات و واقعات کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات بخوبی سامنے آجائے گی کہ قائد کا یہ قول کتنا قیمتی ہے۔ اس دور کی اذیتیں برداشت کرنے والے لوگ ہی اس مادر ملت کی قدر و منزلت کا پتہ دے سکتے ہیں۔ بے پناہ قربانیوں کے بعد حاصل ہونے والے اس ارض پاک کی حفاظت صرف فوج کی ہی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہم سب پر بھی اتنا ہی لاگو ہوتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ دفاع وطن میں ہمارا کردار کیا ہونا چاہئے یہ ہم سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ جو جس حیثیت میں ہے اگر وہ اپنا کردار اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے نبھائے تو کوئی وجہ نہیں کہ دشمن اس وطن کا بال بھی بھیکا کر سکے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا کرے کہ مسائل میں کمی ہو اور وسائل میں اضافہ ہو۔ ملک ترقی کرے گا تو مضبوط ہوگا۔ اگر ہم اپنے مسائل پر قابو نہ پاسکیں گے تو بیرونی حملوں کا مقابلہ کیسے کر سکیں گے۔ ایک اور چیز جو کہ وطن کے دفاع میں رکاوٹ کا سبب بن سکتی ہے وہ قومی یکجہتی کا نہ ہونا ہے اس ضمن میں ذرائع ابلاغ اپنا مثبت اور کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ اگر ہم آپس کے تفرقے بازی میں اُلجھے رہیں گے تو کمزور پڑ جائیں گے اور دشمن کا وارکارگر ثابت ہو جائے گا۔ لہذا دفاع وطن کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ قومی یکجہتی کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے تاکہ ہم ایک مضبوط قوم بن کر اُبھر سکیں اور دشمن ہمیں نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔

دفاع وطن کے لئے ایک اور چیز بڑی اہمیت کی حامل ہے وہ یہ کہ ہمارے ریاستی ادارے مضبوط ہو جانے چاہئیں۔ حکومت کے تینوں شعبے عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ اگر اپنے اپنے دائروں کے اندر رہتے ہوئے کام کریں تو ملک مضبوط ہوگا۔

اگر یہ تینوں شعبے اگر خوش اسلوبی سے اپنا کردار نبھائیں گے تو ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے والے عناصر کا سدباب کیا جاسکے گا۔ بہر حال ملک کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا پڑے گا۔

## ”دفاع وطن کے قومی تقاضے“

شہنیلہ ادریس (شعبہ معاشیات، PSDCW)

آج عزیز وطن جن حالات سے دوچار ہے وہ انتہائی تشویش ناک ہیں۔ اندرونی اور بیرونی طور پر دشمنانِ پاکستان ہماری جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ایک طرف بھارت ہے جس کو چین نصیب نہیں اور اندرونی طور پر قبائلی علاقوں میں اپنی ہی عوام کے خلاف برسرِ پیکار ہے۔

آج بھی ہم یومِ دفاع مناتے ہیں۔ دفاع وطن کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کے دعوے کرتے ہیں اور پھر شام ہو جاتی ہے۔ جب صبح سو کر اٹھتے ہیں تو سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک دن قبل کئے گئے دعوے اور وعدے بھول جاتے ہیں پھر وہی کاروبار زندگی وہی سیاست کی سیاہ کاریاں، وہی اقتدار کی جنگ نیز ہر کام جو دفاع وطن کے فلسفے کے خلاف اور جو شہدا کے مقدس خون سے غداری کے مترادف ہو حب الوطنی کے لبادے میں کیا جاتا ہے۔

آزاد اور خود مختار عدلیہ پاکستان کے ناقابلِ تسخیر دفاع کی ضمانت ہے عدلیہ کسی بھی ریاست کا اہم ستون ہے اگر ہم نے ملک کے دفاع کو مضبوط بنانا ہے تو ہمیں عدلیہ کو ہر طرح سے آزاد اور خود مختار بنانا ہوگا۔ آزاد عدلیہ انصاف کے نظام کو مضبوط رکھ سکتی ہے۔ آئین کی پائیداری اور آئین پر اسکی روح کے مطابق عمل کرنے سے ملک کے تمام ادارے مضبوط ہوں گے جس سے ملک اندرونی اور بیرونی طور پر مضبوط ہوگا۔ پاکستان کے دشمن اس وقت ملک میں مذہبی منافرت پھیلا کر ملک کو کمزور کرنے کے درپے ہیں جسکی وجہ سے یہ ملک اپنے قیام سے لے کے آج تک فرقہ وارانہ اختلافات میں الجھا ہوا ہے۔ جب تک ہم یہ اختلافات بھلا کر متحد نہ ہوں

گے تب تک ہمارے دشمن اپنے اس مذموم مقاصد میں کامیاب ہوتے رہیں گے۔

دفاع وطن ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس فکر کی پیروی کریں جو اقبال اور قائد کی فکر تھی۔ اگر ہم اپنے اکابرین کی فکر کی پیروی کریں گے تو ملک کا ہر فرد فکری طور پر باشعور ہو کر جمود اور فکری غلامی سے آزاد ہو جائے گا اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔

آئیے ہم عہد کریں دفاع وطن کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور دفاع وطن کے لئے ہر گھڑی تیار رہیں گے اور اس ملک کو ایک ایسی فکر کے ساتھ آگے لے کر چلیں گے کہ ہمارا ملک بہت تیزی سے ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے گا اور اسلام اور دنیا کی قیادت کرے گا۔ انشاء اللہ

## ”دفاع وطن کے قومی تقاضے“

ارم ناز (اسپیشل چلڈرن سکول)

دفاع وطن، تقاضے، ترجیحات اور ذمہ داری ایک آزاد قوم ہونے کے ناطے اس بات کو سوچنے کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارا ملک بحیثیت پاکستانی قوم ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے اور ان تقاضوں کی تکمیل ہونے کے ضمن میں ہماری من حیثیت القوم کیا ترجیحات اور ذمہ داریاں ہیں۔ ان عوامل کو پورے سیاق و سباق کے ساتھ اُجاگر کرنے کی جتنی ضرورت آج ہے، شاید اتنی کبھی پہلے نہ تھی۔ ذیلی سطور میں انہی خطوط پر روشنی ڈالنے کی سعی کی گئی ہے۔

آزادی سے پہلے ہم تمام کلمہ گو مسلمان مرد، عورتیں بچے سب کے سب غیر مسلموں کے قبضے میں تھے۔ ہماری تہذیب و تمدن ہماری ثقافت و شرافت، ہماری عزت و ناموس، ہمارا قرآن ایمان ہمارا اسلام، غیر مسلموں اور استبدادی طاقتوں کا غلام تھا۔ آزادی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنی صفوں میں کامل اتحاد پیدا کریں۔

بابائے قوم حضرت قائد اعظم محمد علی جناح نے قوم کے لئے رہنما خطوط فراہم کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ اتحاد، ایمان، تنظیم یعنی کسی بھی قوم کے لئے ترقی و کامرانی حاصل کرنے کا سنہری اصول ہیں۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے بھی یہی فرمایا تھا۔

”افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر“

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ“

اس لئے ہم میں سے ہر فرد کو خود سے اور اس مملکت سے عہد کرنا ہوگا کہ ہم تنظیم کے اصولوں پر پوری طرح عمل کریں گے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے یہ بھی فرمایا تھا۔

”یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم

جہاد زندگی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں“

اس لئے ہمیں بحیثیت قوم اپنی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ رکھنا ہوگا اور قوم کو موجودہ مسائل و مشکلات کی گرداب سے نکالنے کے لئے مربوط حکمتِ عملی کے ساتھ مسلسل کوشش کرتے رہنا ہوگی۔

## ”دفاع وطن کے قومی تقاضے“

مصباح راشد (ٹیچر گورنمنٹ سکول)

یوم دفاع پاکستان کا تقاضا یہ ہے کہ سب سے پہلے ہم اپنے خالق کی عبادت کریں اس کا شکر بجالائیں جس نے ہمیں 6 ستمبر 1965ء کی جنگ میں فتح عطا فرمائی، اس دن نوافل کا اہتمام کریں۔ اس کے بعد ہم اپنے ملک کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا عزم کریں اور اسکے لئے منصوبہ بندی کریں اسکے لئے ہمیں کچھ بھی کرنا بڑے ہم کرنے کے لئے تیار رہیں، ہم اپنے وطن کے دفاع کے لئے ہر وقت مستعد رہیں اسکے لئے ہمیں کسی قسم کی قربانی دینی پڑے تو ہم اس سے دریغ نہ کریں ہم اپنے اللہ پر توکل کریں اور اسی کے سہارے ہر میدان میں اپنے دشمنوں کا مقابلہ کریں مگر صرف توکل اللہ پر ہی گزارا نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسباب بھی اختیار کرنے چاہئیں۔ ہمیں اپنے وطن کے دفاع کے لئے ہر اسلحہ بنانا اور جمع کرنا چاہئے۔ جو اس دن کا سب سے اہم تقاضا ہے ہم اپنی طاقت کے مطابق ہر قسم کا اسلحہ بنائیں اور جو اسلحہ ہم یہاں نہیں بنا سکتے وہ دوسرے ممالک سے خرید لیں تاکہ فوج کی طاقت میں اضافہ ہو اللہ تعالیٰ نے خود اسلحہ جمع کرنے کا حکم دیا ہے۔

# فاؤنڈیشن راؤنڈ اپ

مختلف شعبہ جات میں ہونے والی نصابی و غیر نصابی  
سرگرمیوں کا تصویری احوال  
رپورٹ: محمد پرویز جگوال



کوڈ 19 کے سلسلہ میں چھٹیوں کے بعد سلطانہ فاؤنڈیشن میں تعلیمی سرگرمیاں عروج پر۔ گرنز ہائی سکول کے کلاس روم کا ایک منظر۔ یاد رہے کہ سلطانہ فاؤنڈیشن کا سٹاف اور طلباء و طالبات کو وائرس اور پیز پر مکمل طور پر عمل پیرا ہیں۔



پرنس سلمان انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے ہر سال ڈیڑھ سو کے لگ بھگ سٹوڈنٹس الیکٹریکل، الیکٹرانکس، ٹیلی کام، کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور بائیو میڈیکل کے ڈپلومہ کورسز مکمل کرتے ہیں۔ الحمد للہ چھٹیوں کے بعد PSIT میں بھرپور تعلیمی و تربیتی سرگرمیاں شروع ہو چکی ہیں۔



انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ سکلز انسٹیٹیوٹ کے سٹوڈنٹس کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی کلاس لیتے ہوئے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن میں کمپیوٹر سائنس کے شعبہ میں اب تک ہزاروں طلباء و طالبات بیسک کورسز مکمل کر چکے ہیں۔



پرنس سلطانہ ڈگری کالج فارویمین کی سٹوڈنٹس سلطانہ فاؤنڈیشن کے باغیچے میں آرٹ ورک میں مصروف۔ طالبات اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے خوب صورت پینٹنگز بناتی ہیں جنہیں آرٹ گیلری میں نمائش کے لئے آویزاں کیا جاتا ہے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول کی طالبات سائنس لیب میں مختلف تجربات میں مصروف۔ گرلز ہائی سکول میں میٹرک کی طالبات کی تعداد ایک سو دس کے لگ بھگ ہوتی ہے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن بوائز ہائی سکول اور گرلز ہائی سکول کے سٹاف کے لئے 25 ستمبر 2021 کو NGC سیمینار روم میں، سٹاف مینجمنٹ ڈیولپمنٹ پروگرام، ڈیڑھی ڈائریکٹریٹس ITS مسٹر سلمان تسنیم غنی ریسورس پرسن تھے۔



ایگزیکٹو ڈائریکٹر نعیم غنی سنٹر کی زیر صدارت سنٹر کے سٹاف کی ہفتہ وار جائزہ میٹنگ مورخہ 13 ستمبر 2021



سلطانہ فاؤنڈیشن پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین، فائن آرٹس کی طالبات کا خوبصورت آرٹ ورک۔



نعیم غنی سنٹر سٹاف کے ساتھ ریسرچ آفیسر مسٹر قیصر ریاض، پرسنٹی ڈیپلپمنٹ کے موضوع پر 7 ستمبر 2021 کو بات کرتے ہوئے۔



ہمارے نظام تعلیم میں بچوں کی صلاحیت کی پرکھنا پید کیوں؟ کے موضوع پر ریسرچ آفیسر مسز ریحانہ آفتاب اظہار خیال کرتے ہوئے نعیم غنی سنٹر کے سٹاف کی شرکت، مورخہ 9 ستمبر 2021



پرنسپل سلطانہ فاؤنڈیشن مسز غزالہ سرور کا سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول کی معلمات کے لئے ایک Interactive سیشن مورخہ 13 ستمبر 2021 کو NGC سیمینار روم میں ہوا۔



نعیم غنی ریسرچ ٹیم کی سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے سٹاف کے ساتھ زندگی سے زندگانی تک، کے موضوع پر ایک فکری نشست مورخہ 2 ستمبر 2021



سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول کی طالبات کلاس میں سافٹ بورڈ کی ڈیکوریشن کرتے ہوئے۔



غربت کی وجوہات پر ریسرچ آفیسر ریحانہ آفتاب سٹاف نعیم غنی سنٹر سے بات کرتے ہوئے مورخہ 3 ستمبر 2021

## پوزیشن ہولڈرز سٹوڈنٹس کے لئے تقریب

ڈائریکٹوریٹ آف سکولز کی جانب سے انعامات حاصل کرنے والے سلطانہ فاؤنڈیشن کے پوزیشن ہولڈرز سٹوڈنٹس کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں سٹوڈنٹس کے والدین کے علاوہ فاؤنڈیشن کے چیئرمین محترم انجینئر عزیز غنی، وائس چیئرمین اکیڈمی کس انجینئر خالد محمود اختر، ڈائریکٹر سکولز ڈاکٹر شمیمہ، پرنسپل پرائمری سکول محترمہ غزالہ سرور، اساتذہ اور طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ پوزیشن ہولڈرز سٹوڈنٹس کو انعامات دیئے گئے۔ تقریب کی تصویریں جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔





پوزیشن ہولڈرز سٹوڈنٹس: کاشف دل خان، حبیبہ زہرا، محمد ایان، طیبہ نور اور حسین طارق کا گروپ فوٹو

## خلائی سیاحت

انسپریشن فور: خلا میں جانے والے غیر پیشہ ور خلا باز خلائی سیاحت کے بعد زمین پر لوٹ آئے

19 ستمبر 2021، بی بی سی اردو

خلا میں جانے والے غیر پیشہ ور خلا باز تین دن خلا میں گزارنے کے بعد بحفاظت بحر اٹلانٹک میں لینڈ کر گئے ہیں۔



یہ پہلی ایسی نجی خلائی پرواز ہے جس کا پورا عملہ عام لوگوں پر مشتمل تھا اور جنہیں خلائی پرواز کا اس سے پہلے کوئی تجربہ نہیں تھا۔

انسپریشن فور کے عملے کو بدھ کے روز فلوریڈا سے سپیس ایکس کے ایک کپسول میں لانچ کیا گیا تھا اور وہ سنیچر کو مقامی وقت کے مطابق شام سات بجے (عالمی وقت کے مطابق رات 11 بجے) فلوریڈا کے ساحل کے پاس لینڈ کر گئے۔

چارپیراشوٹس نے لینڈنگ سے پہلے اس کپسول کی رفتار بتدریج گھٹائی جہاں سپیس ایکس کی کشتیاں اُنھیں لینے کے لیے پہنچ گئیں۔

انسپریشن فور کی ٹیم کی قیادت ارب پتی کاروباری شخصیت جیرڈ آئزیک مین کر رہے تھے۔ وہ ای کامرس کمپنی شفٹ 4 پیمنٹس کے 38 سالہ چیف ایگزیکٹو ہیں اور اُنھوں نے مشن 'کمانڈر' کا کردار ادا کیا۔

اُنھوں نے ارب پتی شخصیت ایلن مسک کو اُن کے خلائی کپسول کریوڈریگن میں تمام چار سیٹوں کے لیے خفیہ رقم ادا کی تھی جس کا تخمینہ ٹائم میگزین نے 20 کروڑ ڈالر کے لگ بھگ لگایا ہے۔

جیرڈ آئزیک مین نے ہی اپنے ساتھ جانے والے تین اجنبی لوگوں کا انتخاب کیا تھا جس میں ایک جیوسائنٹسٹ اور ناسا میں خلا بازی کے سابق اُمیدوار 51 سالہ سیان پروکٹر، فزیشن اسٹنٹ اور بچپن میں ہڈیوں کے کینسر کو شکست دینے والی 29 سالہ ہیلی آرسنا، اور ایرو سپیس ڈیٹا انجینئر اور ایئر فورس کے سابق رکن 42 سالہ کرس سیمبروسکی شامل تھے۔

جیڑڈ آئزیک مین نے لینڈ کرنے کے کچھ ہی دیر بعد ریڈیو پر کہا: 'یہ ہمارے لیے کیا ہی شاندار سفر تھا۔ ابھی تو بس شروعات ہوئی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ ایلن مسک کی کمپنی انسانوں کو خلا میں لے جا کر واپس لائی ہے۔



اور اس سے خلائی سیاحت کی مارکیٹ میں ایک نیا سنگِ میل عبور ہوا ہے۔

اس کے علاوہ مشن ڈائریکٹر ٹوڈ ایرکسن نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: 'دوسرے خلائی دور میں خوش آمدید۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد 'خلائی سفر عام مرد و خواتین کی مزید دسترس میں آ گیا ہے۔

خلائی کپسول کے تمام کمپیوٹر سسٹمز ڈریگن کپسول کے ہی کنٹرول میں تھے تاہم زمین پر موجود سپیس ایکس کی ٹیمیں ان پر نظر رکھے ہوئے تھیں۔

اس کپسول کا مقصد بین الاقوامی خلائی سٹیشن (آئی ایس ایس) تک جانا نہیں تھا، اس کے بجائے یہ 575 کلومیٹر کی بلندی پر 'آزادانہ پرواز' کرتا رہا۔

اس مشن کے لیے عملے کو چھ ماہ تک تربیت دی گئی تھی اور پرواز کے دوران انہوں نے روز 15 سے زائد مرتبہ زمین کا چکر لگایا۔ اس دوران ماہرین ان کے خون میں آکسیجن کی سطح، نیند، ذہنی صلاحیتوں اور دیگر اہم علامات کا جائزہ لیتے رہے جس سے یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ خلائی سفر کا غیر پیشہ ورا افراد پر کیا اثر ہوتا ہے۔

اس سفر کے ذریعے ریاست ٹینیسی میں واقع سینٹ جوڈز چلڈرن ریسرچ ہسپتال کے لیے رقم جمع کی گئی جہاں ہیلی آرسناکس کا بچپن میں کینسر کا علاج ہوا تھا۔ وہ اب وہیں کام کرتی ہیں۔

ان چاروں نے اپنے ساتھ خلا میں لے جانی گئی چیزوں کو نیلام کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں ایک ساز بھی شامل ہے۔

ایلون مسک کے علاوہ کمرشل خلائی سفر کی دوڑ میں ارب پتی کاروباری شخصیات سرچرڈ برینسن اور جیف بیزوس بھی شامل ہیں۔ دونوں ہی رواں سال اپنی خلائی گاڑیوں میں زمین کی فضا سے اوپر تک کا سفر کر کے واپس آئے ہیں۔

## سید عماد علی۔ ورلڈ چیمپئن

15 سالہ پاکستانی طالب علم جس نے ورلڈ انگلش سکریبل پلیئرز ایسوسی ایشن یوتھ کپ جیت لیا

( ایکسپریس ٹریبون 24 اگست 2021 )

اخذ و ترجمہ: ندیم احمد لطیف

سکریبل بلاشبہ بچوں کے انگریزی الفاظ کے سچے بہتر بناتا ہے۔ یہ کھیل کھیلتے ہوئے بچے الفاظ کے سچے کرنے کے بنیادی اصول سیکھتے ہیں۔ بچوں کو نئے الفاظ اور ان کے معانی سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ نیز سکریبل کھیلنے والے بچوں کا گھریلو رشتوں سے بندھن بھی مضبوط ہوتا ہے جبکہ کمپیوٹر یا موبائل فون پر انفرادی کھیل کھیلنے والے بچے اس بندھن سے دور ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم گھروں میں اور تعلیمی اداروں میں بچوں کو اس کھیل کی طرف مائل کریں اور ان کو ذہنی ورزش کا اور سیکھنے کا موقع فراہم کریں۔ ( مترجم )



پاکستان کے لیے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ 15 سالہ سید عماد علی نے اگست میں کراچی میں ہونے والے فائنل میں 13 میں سے 9 گیمز جیت کر ورلڈ انگلش سکریبل پلیئرز ایسوسی ایشن (WESPA) یوتھ کپ 2021 پاکستان کے لیے جیت لیا۔ ٹورنامنٹ کے آغاز سے ہی علی اس جیت کے لیے پُر امید تھے کیونکہ انہوں نے کھیل

کی ابتدا میں ہی برتری حاصل کر لی تھی۔ علی نے پہلے 12 راؤنڈز میں سے 11 جیتے۔ یاد رہے کہ علی نے دوسری بار یہ یوتھ ٹائٹل جیتا ہے اور اس طرح تاریخی طور پر یہ کارنامہ انجام دینے والے پہلے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے دبئی میں 2018 کی چیمپئن شپ جیتی اور نومبر 2019 میں ٹرو کے (انگلینڈ) میں جونیئر ورلڈ سکریبل چیمپئن شپ بھی جیتی۔

دوسرے پاکستانی نوجوان ہشام ہادی خان 7 گیمز جیت کر چوتھے نمبر پر آئے۔ علاوہ ازیں دو اور پاکستانی کھلاڑی، علی

سلمان اور عثمان شوکت، چیمپئن شپ کے آخری راؤنڈ تک سرفہرست 10 کھلاڑیوں میں شامل رہے۔ اس ٹورنامنٹ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملک کے اندر بے پناہ ٹیلنٹ موجود ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سکریٹیل جیسے کھیلوں نے گزشتہ چند سالوں میں بہت زیادہ توجہ اور اہمیت حاصل کی ہے۔



یہ چیمپئن شپ 2006 سے ہر سال دنیا کے مختلف حصوں میں کھیلی جاتی ہے لیکن کرونا کی وبا کی وجہ سے 2019 کے بعد نہیں کھیلی جاسکتی تھی۔ پاکستان نے پہلی بار 2020 میں اس کھیل کی آن لائن میزبانی کی پیشکش کی تھی، اس شرط پر کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہر کھلاڑی پر نظر رکھی جائے گی اور گیمز کو جتنا ممکن ہو سکے منصفانہ طریقے سے کھیلا جائے گا۔ اس طرح WESPA نے پاکستان کو میزبانی کے حقوق دیے اور پہلی ورچوئل چیمپئن شپ 2020 میں کھیلی گئی۔

پاکستان سکریٹیل ایسوسی ایشن (پی ایس اے) کو مسلسل دوسری بار ٹورنامنٹ کی کامیابی سے میزبانی کے لیے ان کی کوششوں کو سراہا جانا چاہیے۔ کرونا کی وبا کی وجہ سے، یہ پہلا آن

لائن سکریٹیل ٹورنامنٹ تھا۔ تاہم، اس کے جیتنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم مطمئن ہو جائیں۔ اس کھیل کو مزید فروغ دینے کے ساتھ ساتھ اسے ایک پوری صنعت بنانے کے لیے پی ایس اے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ اب جب کہ ان نوجوان کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کی نشاندہی ہو چکی ہے، ایسوسی ایشن کو لازمی طور پر ان کی بین الاقوامی معیار کی تربیت کرنے اور عالمی سطح پر پاکستان کی نمائندگی کرنے کے انتظامات کرنے چاہئیں۔ اس سے ان کی صلاحیت میں بہتری آئے گی، ان کا اعتماد بڑھے گا اور وہ مستقبل میں عالمی معیار کے مقابلوں میں شرکت کرنے کے قابل ہوں گے۔ پاکستان میں سکریٹیل انڈسٹری کی بے پناہ صلاحیت ہے اور حکومت کو چاہیے کہ وہ پی ایس اے کے منصوبوں کی حمایت کرے اور انہیں اپنے کھلاڑیوں کو بہتر بنانے کے لیے مناسب فنڈز فراہم کرے۔ طویل عرصے سے، اس طرح کے کھیلوں کے معاملات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

## سلطانہ فاؤنڈیشن، سپیشل چلڈرن سکول

مسز شائستہ اصغر کیانی

(قوت سماعت و گویائی سے محروم اور جسمانی معذور بچے)

سلطانہ فاؤنڈیشن، جس نے تعمیر معاشرہ بذریعہ تعمیر افراد کے نصب العین پر کام کرتے ہوئے 1993ء میں اپنے سفر کا آغاز کیا، اب تک ایک عظیم ادارہ بن چکا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کے اس سفر میں سپیشل چلڈرن سکول کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب انجینئر عزیز غنی صاحب کی صاحبزادی مسز ہنادی ندیم نے 1995ء میں اس ادارے کا قیام عمل میں لایا۔ جونہایت کامیابی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن سپیشل چلڈرن سکول میں 70 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں جن کو 07 تربیت یافتہ اساتذہ تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہی ہیں۔ اس ادارے میں قوت سماعت و گویائی سے محروم اور جسمانی معذور طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اس کو دو سیکشنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) Physically Handicapped Children (P.H.C)

(ii) Hearing Impaired Children (H.I.C)

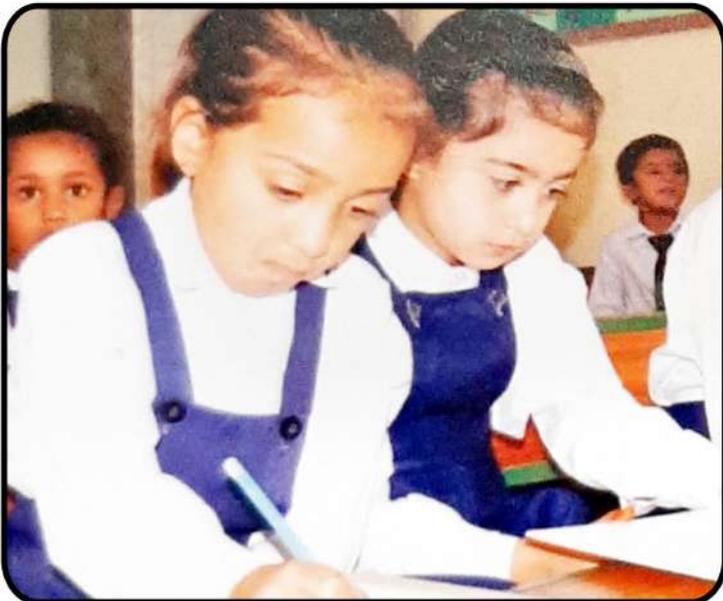
ان طلباء و طالبات کو فیڈرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن اور نیشنل انسٹیٹیوٹ آف سپیشل ایجوکیشن کے منظور شدہ سلیپس کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے اور اساتذہ کو بھی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف سپیشل ایجوکیشن سے مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں۔

اس سکول میں زیر تعلیم بچے غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ یہ نارمل بچوں سے کسی طور پر کم نہیں ہیں چاہے کھیل کا میدان ہو یا تعلیمی میدان، دونوں میں یہ اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے ہیں۔ ہر سال 3 ستمبر کو ان بچوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ جس میں یہ بچے جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کے تمام اداروں کے سربراہان اس تقریب میں شرکت کرتے ہیں اور ان بچوں کی کاوشوں کو سراہتے ہیں۔

چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن جناب انجینئر عزیز غنی صاحب نے ان بچوں کو سکول فیس میں خاص رعایت دی ہوئی ہے اور ان کی معذوری کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ ان کے لئے خصوصی فری ٹرانسپورٹ کا بھی انتظام کیا ہوا ہے تاکہ ان بچوں کے والدین کو سکول لانے اور لے جانے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو ووکیشنل تربیت بھی دی جاتی ہے جس میں لڑکیوں کو ہوم سائنس اور لڑکوں کو الیکٹریکل وائرنگ کی تربیت دی جاتی ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کا تعاون، بچوں کی محنت اور سب سے بڑھ کر اس سکول کے اساتذہ کی محنت اور لگن کا نتیجہ ہے کہ ہر سال بہت سے بچے فیڈرل بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں اور بیسیوں طلباء و طالبات مزید تعلیم حاصل کر کے معاشرے کا فعال رکن بن کر اپنی اور اپنے خاندان کی بہتری میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ گزشتہ سالوں میں فارغ التحصیل ہونے والے طلباء و طالبات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2002 سے لے کر 2020 تک 59 طلباء و طالبات فیڈرل بورڈ سے میٹرک کا امتحان دے کر فارغ التحصیل ہو چکے ہیں اور عملی زندگی میں داخل ہو چکے ہیں۔



علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت پارب!

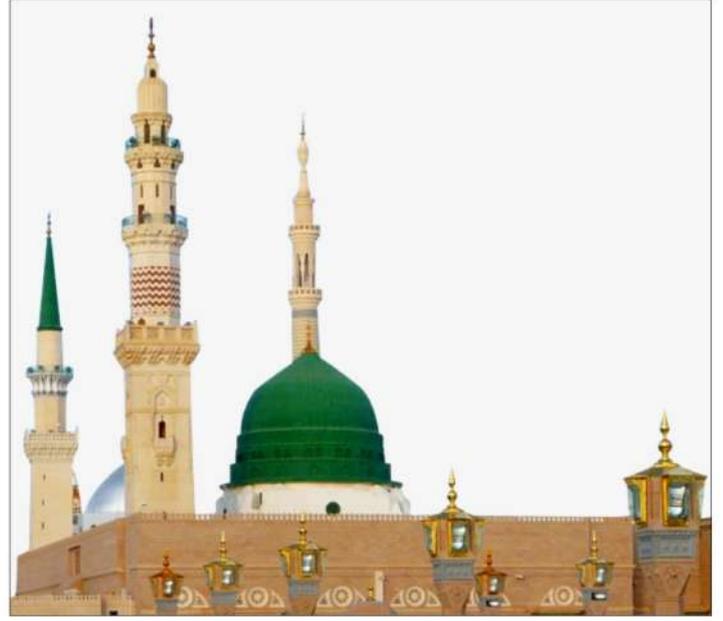


آج کی بات: پیارے ننھے منے ساتھیو! السلام علیکم! کہیے کیسے ہیں آپ اور آپ کا تعلیمی سلسلہ کیسا چل رہا ہے۔ ایک مشہور مفکر کا قول ہے ”تعلیم کا مقصد مثالی انسان کی تکمیل ہے“۔ تعلیم کا مقصد صرف کتابیں پڑھ کے امتحان پاس کر لینا نہیں ہے بلکہ اس کا اصل مقصد تو اس علم پر عمل کرنا ہے اور مثالی افسر سے پہلے مثالی انسانی بننا ہے۔ مثالی اخلاق و کردار کا مالک شخص ہی گھر اور گھر سے باہر عملی زندگی میں پورے معاشرے اور ملک کے لئے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ ہمارے دین اسلام کی تعلیمات ہمیں مثالی انسان بننے کی ہی تربیت دیتی ہیں زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو یہ تعلیمات ہماری بہترین رہنمائی کرتی ہیں۔ ضرورت صرف عمل کرنے کی ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے ”جہالت سب سے بڑی غریبی ہے اور عقل سب سے بڑی دولت ہے“۔ پیارے بچو! ہمیں اپنے ملک سے جہالت کو دور کر کے حضور ﷺ کی فرمان پر عمل کرنا ہے تاکہ ہم دنیا اور آخرت دونوں میں اعلیٰ مقام پا سکیں۔..... (آپ کی حاجی، رفعت رشید)

فرمان رسول اکرم ﷺ

”ہمیشہ سچ بولو اور سچی گواہی دو“

پیٹرک نے اپنی بیٹی کیتھرین سے التجائیہ لہجے میں کہا۔ بابا ہماری بھی وہی پرانی شرط ہے مجھے بھی کوئی مال و دولت والا حسین و جمیل شہزادہ نہیں چاہیے میں کسی ایسے شخص کی دلہن بننا چاہتی ہوں جو عقل و دانش میں اپنی مثال آپ ہو۔ اسی میں میری خوشی



نیلی مچھلی

تحریر جماد رضا

ملک ایشیا کا بادشاہ پیٹرک اس وقت سر جھکائے بیٹھا تھا

اس کے چہرے پر گہری تشویش اور پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اس دوران شہزادی کیتھرین کمرے میں داخل ہوئی۔ بیٹا میں نے آج پھر تمہیں اس بات کی ترغیب دینے کے لئے بلایا ہے۔ جسے تم سالوں سے بولتی آ رہی ہو۔ بادشاہ پیٹرک نے کہا میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں مجھ میں اب اتنا دم نہیں رہا کہ ریاست کے معاملات سنبھال سکوں تم میری اکلوتی اولاد ہو میں چاہتا ہوں کہ تم اب شادی کر لو تاکہ میں اس ملک کی باگ دوڑ تمہارے ہاتھوں میں دے کر اپنے فرائض سے سبکدوش ہو سکوں۔ بادشاہ

ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اپنی خواہش جلد پوری کروں تو ریاست میں ابھی یہ خبر سنا دیجیے جو بھی جھیل ز بہولا سے نیلی مچھلی پکڑ کر لائے گا میں اس شادی کر لوں گی شہزادی نے جواب دیا۔ یہ سننے کی دیر تھی کہ بادشاہ کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی کیوں کہ ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا اس نے فوراً ہی ریاست میں یہ اعلان کر دیا کہ جو بھی جھیل ز بہولا سے نیلی مچھلی پکڑ کر لائے گا میں اسے اپنا داماد بنا لوں گا اس اعلان کی خبر آنا فناً دور دور تک پھیل گئی۔ ایک دو ہمسایہ ملک کی ریاستوں کے شہزادوں نے بھی اپنی قسمت

جھیل زبہولانیلے پانیوں کی جھیل ہے اور جو مچھلی میں پکڑ کر لایا ہوں یہ بلاشبہ دیکھنے میں عام ہے لیکن یہ صرف نیلے پانی میں ہی پائی جاتی ہے تو اس حساب سے یہی نیلی مچھلی یعنی نیلے رنگ کے پانی میں رہنے والی مچھلی ہے میرے سے پہلے جو دوست تھے وہ نیلے رنگ کی مچھلی کو ڈھونڈتے رہے جس کا ملنا ناممکن ہے

ہیرس کے اس جواب نے ہیرس کو حیران کر دیا تھا

معلومات ہی معلومات

آئس برگ

آئس برگ بڑا تودہ ہوتا ہے، جو کسی گلیشیر سے ٹوٹ کر الگ ہو گیا ہو۔ گلیشیروں کے پگھلنے سے بڑے بڑے دریا بنتے ہیں، جیسے ہمالیہ سے نکلنے والے دریا۔ برف کے بڑے بڑے تودے یعنی آئس برگ سمندر میں بہتے چلے جاتے ہیں جہاں یہ بحری جہازوں کے لئے خطرہ بن جاتے ہیں۔ ریڈار اور دیگر



آلات سے ان پر نظر رکھی جاتی ہے۔  
مسکراہٹ

استاد: ”دستک کو جملے میں استعمال کرو۔“

شاگرد: ”میرا چھوٹا بھئی دس تک گنتی گن سکتا ہے۔“

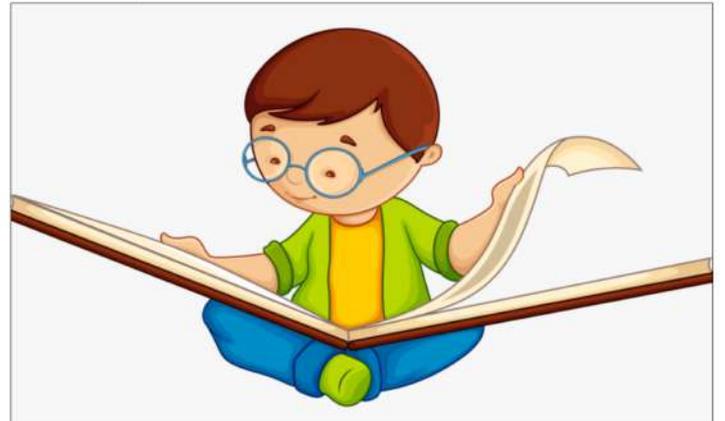
☆☆☆

استاد: ”پولیس چوکی کسے کہتے ہیں؟“

شاگرد: ”وہ چوکی جس پر پولیس بیٹھتی ہے۔“

آزمانے کے لیے بادشاہ پیٹرک کے ملک کا رخ کر لیا تھا۔  
بادشاہ پیٹرک کے وزیر کرس کا بیٹا ہیرس بھی اپنے باپ کی طرح کافی عقلمند اور ذہین تھا اس نے بھی شہزادی کی شرط پوری کرنے کی خواہش ظاہر کر دی۔

کچھ دنوں کے اندر اندر بہت سے شہزادوں نے نیلی مچھلی پکڑنے کے لئے جال لگایا لیکن سب کے جال میں وہ عام قسم کی مچھلیاں ہی آئیں۔ ایک دن وزیر کرس نے بادشاہ کو بتایا کہ اس کے بیٹے نے نیلی مچھلی پکڑ لی ہے۔ اور وہ کل دربار میں سب کے سامنے اس کو پیش کرنا چاہتا ہے۔ اگلے دن جب دربار میں ہیرس نے وہ مچھلی پیش کی تو سب حیران رہ گئے وہ ایک عام سی مچھلی تھی بادشاہ پیٹرک نے سخت ناگواری کے عالم میں اس سے کہا یہ کیا ہے ایسی تو کئی مچھلیاں ہمیں پہلے بھی دکھائی جا چکی ہیں۔ یہ ان کے جیسی ہی عام مچھلی ہے جب کہ شرط تو نیلی مچھلی کی رکھی گئی تھی تم نے سراسر ہمارا وقت برباد کیا ہے۔ بادشاہ سلامت آپ غلط سمجھ رہے ہیں دراصل یہی آپ کی مطلوبہ نیلی مچھلی ہے۔ میں ثابت کر سکتا ہوں ہیرس بولا۔ وہ کیسے؟ بادشاہ نے پوچھا۔ حضور



کھلونے (نظم)  
سلیم فاروقی

یہ بندر، وہ گھوڑا، وہ ہاتھی یہ گڑیا

یہ طوطا، وہ مینا، وہ بلبل، یہ چڑیا

یہ ننھا سا بونا، ہے اچھا کھلونا

اُچھلتا، اُچکتا، تھرکتا، مٹکتا

بہت اچھے اچھے، کھلونے ہیں سارے

کوئی مجھ سے میرے کھلونے جو مانگے

میں اپنے کھلونے ہر کسی کو دوں گی

میں اپنے دوستوں کے دلوں پر راج کروں گی



استاد شاگرد سے: اس شعر کا دوسرا مصرعہ بتاؤ

”جس کھیت سے دہکاں کو میسر نہ ہو روزی“

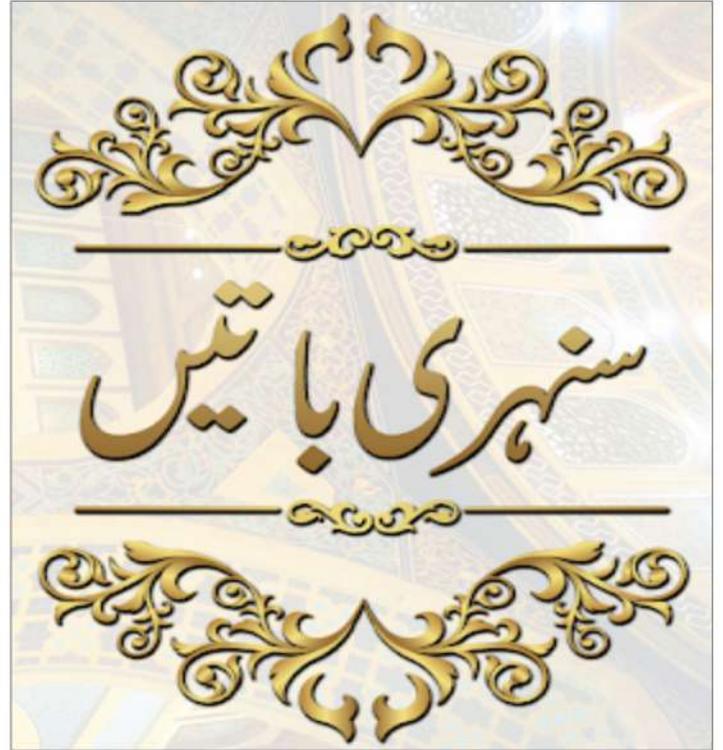
شاگرد: ”اس کھیت میں فوراً ٹیوب ویل لگا دو“

☆☆☆

استاد: ”بھائی چارہ کا فقرہ بتاؤ!“

شاگرد: ”میں نے دودھ والے سے پوچھا اتنا مہنگا کیوں ہے تو

وہ بولا، کیا کریں بھائی چارہ بہت مہنگا ہو گیا ہے۔“



○ ایمان کے دو حصے ہیں، آدھا صبر اور آدھا

شکر“ (حضرت محمد مصطفیٰ)

○ ”مخاطب کرنے والے کے انداز سے لوگ اس کی

تہذیب کا اندازہ لگاتے ہیں۔“ (حکیم محمد سعید)

○ اپنی خامیوں کا احساس کامیابیوں کی کنجی ہے۔

(فلاسفر، سقراط)

## تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنیں!

الحمد للہ! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مجتہد خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن)



### Student Sponsorships

	Monthly	Annual	
School Students	Rs: 1,600/-	Rs: 19,200/-	Till Matric
Girls College Students	Rs: 2,100/-	Rs: 25,200/-	1-4 years
Science/Commerce – College Students	Rs: 2,400/-	Rs: 28,800/-	1-4 years
Institute of Technology Students	Rs: 2,400/-	Rs: 28,800/-	1-3 years
M.Com Students (Masters)	Rs: 5,000/-	Rs: 60,000/-	1-2 years
Special Children School Students	Rs: 3,200/-	Rs: 38,400/-	Till Matric
Vocational Students	Rs: 2,000/-	Rs: 24,000/-	1 Year
Out-of-School Children	Rs: 1,300/-	Rs: 15,600/-	Till Primary
Nursing/Assistant Health Officer Student	Rs: 3,000/-	Rs: 36,000/-	1 Year

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

#### Accounts

Title: Sultana Foundation  
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)

IBAN: PK02SONE0016020005255978  
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust  
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)

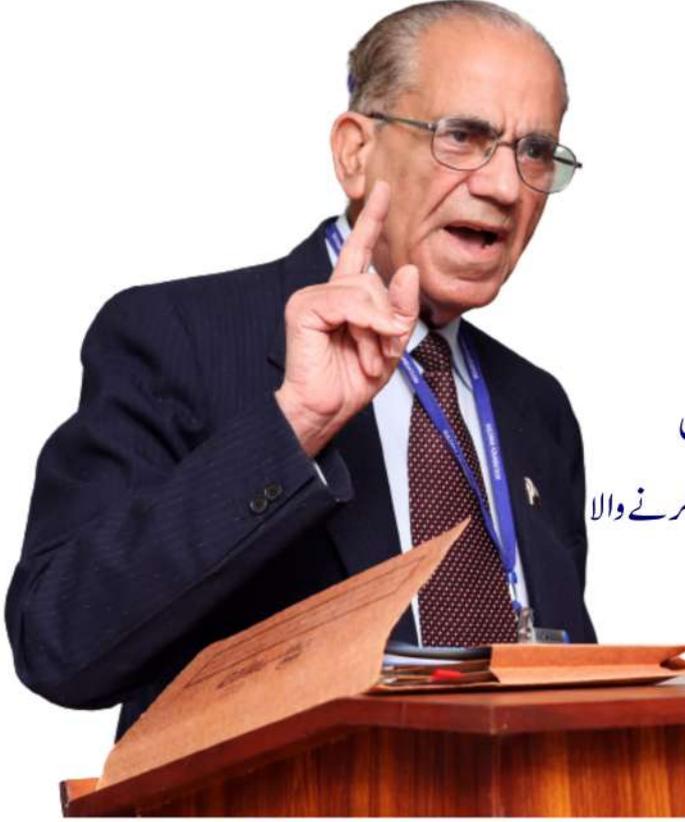
IBAN: PK31NBPA2067003008674758  
NBP - National Bank of Pakistan

## گرافک ڈیزائننگ - سرٹیفیکیٹ کورس کا اجراء

سلطانہ فاؤنڈیشن میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ سکلز ڈیولپمنٹ انسٹیٹیوٹ کی طرف سے 3 ماہ کا گرافک ڈیزائننگ سرٹیفیکیٹ کورس شروع ہو چکا ہے۔ اس کورس کا مقصد سٹوڈنٹس کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ جاب حاصل کر سکیں یا اپنا بزنس شروع کر سکیں۔ کورس کی افتتاحی تقریب میں محترم انجینئر عزیز غنی، محترم تسنیم غنی، محترم سلیم افتخار، جناب سلمان تسنیم اور دیگر خطاب کر رہے ہیں۔



## تجدید عہد کا دن



ہمارا ایمان ہے کہ وطن عزیز کے عوام کے لئے تین موضوعات "Non Negotiable" ہیں۔

- 1 وطن عزیز کی جغرافیائی سرحدیں
  - 2 وطن عزیز کی نظریاتی سرحدیں
  - 3 ہر پاکستانی کے عزت و وقار اور بنیادی حقوق کی تائین
- وطن عزیز کی جغرافیائی سرحدوں سے متعلق کنفیوژن اور بے یقینی پیدا کرنے والا چاہے وہ باہر سے ہو یا اندر سے ہو، ہمارا دشمن ہے۔

### ہمیں یاد رکھنا ہے کہ

- قومیں وہ اکرام پاتی ہیں جو اپنے وسائل کے اندر رہتی ہیں۔
- قومیں وہ احترام پاتی ہیں جو تخلیق کرتی ہیں۔
- قومیں وہ قیام پاتی ہیں جو موضوعات کی تعریف خود کرتی ہیں۔
- قومیں وہ دوام پاتی ہیں جو معروضات کی ترجیحات جانتی ہیں اور ان کو خود سنبھالتی ہیں۔
- قوم کی تعمیر تقریروں، تبصروں، جلسوں، مذاکروں اور مظاہروں سے نہیں، پُر یقین عمل سے ہوتی ہے۔
- کسی قوم کی نمو اس کے افراد کے ذاتی کردار کی نمو اور محنت کی نسبت سے ہوتی ہے۔
- کسی قوم کا واضح نصب العین اور اس کے افراد کی منظم جدوجہد اور مسلسل محنت اس قوم کے ارتقاء کے بنیادی عناصر ہوتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ پاکستانی لوگ محنتی، مخلص اور صلح پسند ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ہم وطن عزیز کو بام عروج تک لے جائیں گے۔

Islah-e- Fikr Educational & Welfare Trust<sup>1990</sup>  
Mission Human Development



**NAEEM GHANI CENTER**  
Education Research, Social Development & Communication Center

**Sultana  
Foundation**

